تنبیہ العلماء مع پنج ارکان اسلام

منظوم

از

حضرت سید حامد شاہ صاحبؓ سیالکوٹیؒ

ملنے کا پتہ

عبد العظیم پروپرائیٹر احمدیہ بک ڈپو قادیان

دار الامان

ھدیہ پچاس نئے پیسے صرف

مثنوی

دعوتِ دہلی

مصنفہ

میر حامد سیالکوٹی مولف رسالہ القول الفصل

و

تنبیہ العلماء

مصنفہ

مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب مولف رسالہ القول الجمیل

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل دین صاحب

بھیروی چھپکر شائع ہوئی

ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء

بار دوم　　تعداد ۴۰۰　　قیمت ۱ر بلا محصول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دہلی والو سلام کہتے ہیں — مختصر پھر کلام کہتے ہیں
اک مسافر تمہارے پاس اترا — صدق و حق لیکے بے ہراس اترا
بے شک اک بندۂ خدا آیا — ہوئے بھٹکوں کا رہنما آیا
مصلح دین بالیقین پہنچا — وارثِ ختمِ مرسلین پہنچا
واقف۔ پایۂ کلامِ خدا — تابع سنّت رسول ورا
جس نے قرآن کا مرتبہ جانا — اور حدیث نبی کو پہچانا
جو تمہارا ہے جانا پہچانا — خادم دین تمنے خود مانا
اُس کی تائید دین کے تم قائل — اور بُرا ہیں پہ اُس کے تم مائل
پیشتر وہ دکھا چکا یہہ کمال — خدمتِ دین میں کٹے ہر دو سال
اُس کو بچپن سے جاننے والے — اور صداقت کو ماننے والے
ہند و پنجاب کے بہت مُلّا — اُس کی تصنیف پر ہوئے شیدا
سب سمجھتے رہے ولی اللہ — حال سے اُس کے واقف و آگاہ
اُس کو ملہم بھی سب نے تہا مانا — اور سمجھتے تھے عالم و دانا
اب ہے انکار پر انھیں اصرار — دل میں اُنکے ہے آج سخت نقار
بات ہمنے یہ کب بنائی ہے — اُن کی اپنی لکھی لکھائی ہے
پہلی تحریریں اپنی پڑہ تالیں — اور گریبان میں اپنے منہ ڈالیں
پھر وہ انصاف کرکے خود بولیں — طلبِ حق ہے گر تو حق کھولیں
تونے حق کو چھپا لیا دہلی — صدق سے ہاتھ اٹھا لیا دہلی
تجھ کو ملّانوں نے دیا دہوکا — تجھ کو خطرات سے گیا روکا
چال چلتے جو مولوی سیدھی — بات مشکل نہیں تھی اے دہلی

بات یہہ تھی کہ مر گئے ہین مسیح — اس جہان سے گذر گئے ہیں مسیح
پھر دوبارہ نہین وہ آئیں گے — رخ انور نہیں دکھائیں گے
قد خلت مین وہ ہو گئے شامل — اور جنّت میں ہو گئے داخل
آنیوالے کا اک تہا یہہ دعوی — اور وہ قرآن کو پیش تہا کرتا
وہ حدیثوں کی تہا سند لاتا — کھول کھول اُنکو تہا وہ بتلاتا
بات تو صاف تھی جو طے ہوتی — گر کسیکو بھی حق کی لے ہوتی
یون تو چرچا بہت بڑا گھر گھر — پر نہ حق پر پڑی کسی کی نظر
جمعہ مسجد میں آکے شیخ الکل — حق سے انکار کر گئے بالکل
ضد سے بحث وفات کو ٹالا — اور دہوکے میں خلق کو ڈالا
راست ہے یہ کہ جب تھی دلیں کجی — مانتے بات کیوں جو تھی سیدہی
ان کو منظور فیصلہ ہوتا — تو یہ فتنہ ہی کیوں بپا ہوتا
جب حیات و وفات پر تہا مدار — ہو چکا جب تہا باہمی اقرار
جب یہ تحریر میں تہا ٹھہر چکا — ہے یہہ بحث وفات کا جلسہ
ستره کا سبب اشتہار ہے صاف — برخلاف اس کے سب ہے لاف گزاف
جا کے مسجد مین پھر مکر جانا — عہد کے برخلاف یوں کرنا
ہے سخن سازون کا یہی شیوہ — صدق و حق سے نہیں جنہیں بہرہ
اعتقادوں کو درمیان لانا — یوں ہی خلق خدا کو بہکانا
یہ طریقہ ہے کج ادائی کا — نہ کہ شیوہ ہے پارسائی کا
وہ تو ہیں عارفانہ توضیحات — جنکو سمجھے ہو کفر تم ہیہات
وہ تو ارباب کشف کے ہیں نکات — اور الہام کی ہین وہ برکات
صوفیوں کی ہیں جان وہ اسرار — [illegible]
وہ معارف ہیں [illegible] پرے — اپنے عقل و فہم سی ہیں پرے
وہ حقائق ہیں [illegible] سی دور — اپنے فہموں کا صاف ہے یہ قصور

ہے یہ بدنیتی سے اپنا خیال
کوتہ فہمی کا اپنے ہی ہے وبال

معرفت کی اگر خبر ہوتی
ایسی کوتہ نہ پھر نظر ہوتی

ہوتے گر عاشقان کوچۂ یار
پھر سمجھتے کہ ہیں یہ کیا اسرار

تم تو سچ مچ ہو ظاہری مُلّا
ایسی باتون کی تم کو قدر ہی کیا

بیٹھے مسجد میں روٹیاں توڑو
دہوکے دیدیجے خلق کو جوڑ د

پڑھتے ہیں تم حدیث اور قرآن
اُن کو ظاہر نہ کیوں کیا اس آن

ضد سے حق کو چھپا دیا کیا
کیون نہ ہو اس سے ملتا ہی پیسا

جسم سے آسمان پر جانا
آپ کو چاہیئے تھا بتلانا

ابن مریم کو تم جِلا دیتے
نص قطعی کوئی دکھا دیتے

نہ سہی نص کوئی حدیث سہی
توبہ کرنے کو یاں تھی بیٹھے سہی

مرزاجی کا یہی تھا صاف اقرار
جس پہ کرتے رہی ہو دارمدار

اتنی لفاظیون سے کیا حاصل
اور چالاکیون سے کیا حاصل

جاہلون کو سُنا کے بھڑکانا
آپ کو چاہیئے تھا شرمانا

دیکھیں تیری لیاقتیں دہلی
دیکھیں تیری شرافتیں دہلی

تو ہمیشہ ہی یوں رہی غدّار
اہل حق سے یوں ہی رہی تکرار

غدر کرنا تو تیری سنّت ہے
اور محسن کُشی کی عادت ہے

کارنامے گذشتہ سب تیرے
دیکھ تاریخوں میں لکھے ہیں پڑے

تو نے کیا کیا کیا نہیں دہلی
رنگ کیا کیا لیا نہیں دہلی

تجھ کو بازاری گپ کی ہی عادت
تیری آئی اسی سے ہے شامت

تجھ کو نادر نے قتل کردایا
ہرزہ گوئی کا کیا مزہ پایا؟

تجھ سے خونریزیاں ہوئیں بھاری
اڑگئی تیری آبرو ساری

اپنے کرنے سے پر نہ شرمائی
ہرزہ گوئی سے تو نہ باز آئی

سنہ ستاون ابھی نہیں بھولا
اس سے واقف ہر اک ہی چھوٹا بڑا

باغیوں کی پناہ ہی دہلی
تیری حالت تباہ ہی دہلی

بدمعاشوں نے یہ اٹھایا فساد
سب شریفوں کو کردیا برباد

دہلی مرکز تھی بدمعاشوں کی
فوج تھی اُس میں بدمعاشوں کی

نسل شاہی کو کردیا برباد
تونے دہلی اٹھائی یہ افتاد

گر نہ انگریز رحم فرماتے
تیرے چٹخارے یوں ہی رہجاتے

اس گورنمنٹ کی ہی تھی یہ شان
کہ ہے باقی زمین پہ تیرا نشان

ورنہ کرتی رہی جو تو حرکات
اُن کا لکھنا ہی یاں ہی شرم کی بات

ایک صادق کو رنج پہنچایا
اک مسافر نے دکھ یہ دکھ پایا

شیخ کل سے نہ بن پڑا کچھ بھی
پر مسافر کو گالی پر گالی

ہائے افسوس تیری یہ کرتوت
تجھ مین انسان بستے ہیں یا بھوت

سینہ میں دل تھے یا کہ پتھر تھے
بول تھے منہ میں یا کہ انگر تھے

تجھ کو خوف خدا نہیں دہلی
تجھ میں انساں رہا نہیں دہلی

ہیں ہی پنجابی اور بھوپالی
تونے منگوائے مولوی تو سبھی

لیکن افسوس رہ گیا باقی
کام کی بات جب نہ کچھ نکلی

کیا نتیجہ ہی اشتہاروں کا
جھوٹی لفاظیوں کی ماروں کا

کنج مسجد میں بیٹھے شیخ الکل
چُپکے چُپکے ہی پڑہ رہے تھے قل

وہ مسیح کو جلانے آئے تھے
وہ تو توبہ کرانے آئے تھے

اُن کا حق تہا کہ خود قسم کہاتے
نہ کہ شاگرد آڑ میں لاتے

بات تھوڑی ہی تھی فیصلہ ہوتا
حق کی جانب جو دل جھکا ہوتا

بسچ تو یہ ہے کہ بات ٹال گئے
علم پر اپنے پردہ ڈال گئے

آئے جلسے میں پر بہ مجبوری
پھر بھی حق سے رہی [illegible] دوری

کی نہ ثابت حیات عیسےٰ کی
[illegible] ثابت نہ کردی وفات عیسےٰ کی

جلسے والوں کو انتظاری تھی
اور اسی کی تو بیقراری تھی

کچھ تو کہتے کہ خق تو کھلجانا
کچھ نہ کہنے کا داغ دھل جانا

کوئی تقریر آپ فرماتے
کوئی آیت حدیث بتلاتے

کیوں نہیں آپ نے کیا ایسا
وجہ اس کی بتاؤ پھر جنید ا

خق نے کی منہ پہ مہر خاموشی
اس کا باعث بتائے کیا کوئی

سچ ہے گر کچھ ثبوت ہوتا یار
اس کو کہدیتے خود بلاوسواس

جب کہ قرآن میں ہے صاف وفات
اور حدیثوں میں ہے لکھی یہ بات

پھر ثبوت اس کا کسطرح لاتے
کیوں نہ اس بحث کو ٹلا جاتے

اشتہار اتنے کردیئے جاری
ملگیا خوب شغل بیکاری

کوئی آیت حدیث لکھکر صاف
کردیا ہوتا خود بخود انصاف

یہ پتنگیں ہوا میں اڑوانا
دوسروں سے لکھاکے چھپوانا

دوسروں کے غلط مضامین پر
بھیجنا نام اپنا لکھوا کر

دینداری اسے نہیں کہتے
اس سے پردے ڈھکے نہیں رہتے

عالم ایسا نہیں کیا کرتے
داغ ایسا نہیں لیا کرتے

اب صداقت ہے کھل گئی ساری
ہو اور گاہ خق سے حق جاری

کب تک اسکو کوئی چھپائے گا
کوئی عیسیٰ کو کیا جلائے گا

یہ صداقت مثیل لائے ہیں
جانب خق سے اب جو آئے ہیں

ان کو بخشا ہے حق نے زور بیان
خوب زوروں سے کر رہے ہیں عیان

یہ پورا نا جو لغو قصہ تھا
کھولنا اس کو ان کا حصہ تھا

پیش کیا اب کسی کی جاتی ہے
قوم ناحق کا غل مچاتی ہے

وہ تو صادق ہے صدق لایا ہی
خق نے اس کو یونہی بتایا ہے

[illegible] گر
ہوکے درماندہ بیٹھ جائیں گے

مولوی شور کیوں مچاتے ہیں
جنگ ہے [illegible] کیوں کراتے ہیں

مانو مانو یہ بات سچی ہے
پہلی مانی ہوئی تو بھی ہے

حق کے آگے نہ ضد پہ آؤ تم | گر ہو سچے دلیل لاؤ تم
دیکھہ لو تم ازالۂ اوہام | جس مین ہے آیت اور حدیث تمام
عقل و انصاف کچھہ اگر ہے پاس | دیکھو اس کو کرو خدا سے ہراس
چھوڑ دو غیظ و طیش ہوش کرو | دیکھو بڑھ بڑھ کے یوں نہ جوش کرو
دیکھو پہلے ذرا کتاب کو تم | بیٹھ کر سوچو پھر جواب کو تم
کرکے ثابت دکھاو قرآن سے | فیصلہ اس کا کرلو فرقان سے
یا حدیث نبی کوئی [illegible] | مولویت کو اپنی دکھلاؤ
نقل اقوال ہم نہ مانیں گے | ہم تو باطل کو حق نہ جانیں گے
آج تک کچھہ نہ کرکے دکھلایا | افترا کے سوا نہ ہاتھ آیا
سب نے بہتان پر کمر باندھی | مکر و فن کی اٹھائی اک آندھی
پر غضب ہو کے آنکھیں دکھلانا | پھر مقابل مین یون دبک جانا
حلم و خلق آپ کا ہوا ظاہر | حق سے ڈرنے کہ وہ بھی ہیں ماہر
دہلی والوں کے تھے بڑے جرگے | امتحان کے کھلے جو کل پرچے
علم و فضل انکے سارے کھیل ہوئے | سخت نالائقی سے فیل ہوئے
ساری دلی میں ایک شیخ الکل | ان کی امداد سب نے کی مل جل
پھر بھی ہائے نہ کامیاب ہوئی | جمعہ مسجد میں لاجواب ہوئے
ہان بٹالہ کا شیخ بلوایا | اس کے منہ کو بھی خوب کھلوایا
کسر باقی تھی لودھیانہ کی | دہلی مین جاکے ہوگئی پوری
شیخ صاحب تھے تار کھائے ہوئے | یان پہنچکر عجیب کام کئے
جھوٹ کہہ کہہ کے ازدحام کیا | دہلی کا کام اپنا تام کیا
کہیں اخباریوں کے ہاں جانے | ٹھینڈورے پٹائے [illegible]
نت نئے داؤ شیخ جی نے کئے | لیک وہ الٹے سب انہیں پہ پڑے
پھر بھی پنجاب کے سوا دہلی | نام تیرا نہ کچھہ ہوا دہلی

ہائے دہلی یہ تیری ناکامی ۔ خوب کی اپنی تونے بدنامی
مولوی دوسرے جو بلوائے ۔ تیری امداد پر وہ سب آئے
کوئی ملّا بھوپالوی آئے ۔ کوئی شیخ بٹالوی آئے
خوب اودہم مچایا دہلی نے ۔ اک تماشا لگایا دہلی نے
کرکے آخر نہ کچھ بھی دکھلایا ۔ اس تماشے سے ہاتھ کیا آیا
شیخ صاحب یہاں بھی کیا آئے ۔ وہی ادبار دہلی پر لائے
وہی جوشِ غضب وہی تھا جنون ۔ وہی منہ زوریاں وہ مکر و فنون
لودھیانہ کے آپ کے جوہر ۔ وہی ظاہر ہوئے وہاں جاکر
لودھیانہ میں پہلے نام کیا ۔ کام دہلی کا پھر تمام کیا
یہ ہی عجب و غرور کا بدلا ۔ رگ و ریشہ میں انکے جو تھا رچا
حق نے رسوا کیا انہیں ہر جا ۔ کینِ مردانِ حق کی یہ ہی سزا

چال بازی کا جلسہ یک طرفہ ۔ کیا ستم ڈھانے کا تھا وہ حیلہ
خود بخود زور سے رکھی بنیاد ۔ مشورت کرکے یہ اُٹھایا فساد
پھر مثیل المسیح کو بلوایا ۔ ناگہاں ایک رقعہ بھیجدیا
افتراؤں میں کی جو افزونی ۔ رونق جلسہ ہوگئی دونی
عام لوگوں کو خوب بھڑکایا ۔ بدمعاشوں کو خوب اُکسایا
گالیاں دے کے کرلیا دلشاد ۔ نام کو دہلی کے کیا برباد
ورغلایا جو خوب سفہا کو ۔ جوش دلوایا سارے جہلا کو
وہ تو آگے ہی سے تھے پاجی ۔ بن گئے پھر پہاڑ کے غازی
بدمعاشوں نے آکے گھیرا مکان ۔ اور کمینوں کو کردیا حیران
ان کمینوں نے کھڑکیاں کو [illegible] ۔ فحش [illegible] ہزار دل گالیاں دیں
راہ میں بدمعاش ہٹلائے ۔ یوں وہ اوباشوں کو چڑھالائے

نامہ بر ایسے حال میں آیا — کہ ابھی جلسہ میں ہے بلوایا
گاڑی میں ساتھ اپنے لایا ہوں — آپ کو ساتھ لینے آیا ہوں
کیا ہی حیرت کا ہے عزیز مقام — اک مسافر پہ تھا یہ جوش عوام
اس کو لو انتظام کہتے ہیں — اس کو لو امن عام کہتے ہیں
آپ کے انتظام کے صدقے — اور اس امن عام کے صدقے
واہ دہلی یہ تیری دینداری — خوب دکھلائی تو نے ہشیاری
صاف کہتے کہ آؤ ماریں ہم — عزتیں سب کی یاں اتاریں ہم
دھینگا مشتی ہو ہاتھا پائی ہو — آئے خوب یاں لڑائی ہو
خوب تحقیق کا نکالا ڈھنگ — دہلی کے عالموں کی دیکھو جنگ
حال تیرا بتائیں کیا دہلی — تیرے کرتب دکھائیں کیا دہلی
مولوی ہوش میں جب آئیں گے — تجھ کو ہم دہلی حق دکھائیں گے
اب تو تجھ کو سلام ہے دہلی — ختم اپنا کلام ہے دہلی

دہلی والو کج ادائی آپ کی — اور یوں بے اعتنائی آپ کی
خلق کو دھوکے میں ڈالا سربسر — واہ طرز رہنمائی آپ کی
افترا پر افترا کرتے رہے — بڑھ گئی ہرزہ درائی آپ کی
سینہ صافوں کو مکدر کر دیا — ہو چکی حق سے صفائی آپ کی
کی نہ ثابت ابن مریم کی حیات — دیکھ لی بس خیر خواہی آپ کی
آیت قرآں نہ لائے تم دلیل — ہے عیاں اب بینوائی آپکی
لاؤ گے جب تک نہ آیت یا حدیث — ہو چکی تب تک رہائی آپ کی
ہم نہ مانیں گے کوئی قول قدیم — دیکھیں تو [illegible] آپ کی
کرکے تاویلیں کہو گے کیا جواب — ہو گی بیشک جگ ہنسائی آپکی
غصہ پر غصہ غضب پر ہے غضب — طبع ڈھونڈے ہے لڑائی آپکی

مولوی صاحب لنگوٹا باندھے
یوں اُلجھنا شیخ جی اچھا نہیں
ایسی باتوں سے ہوئے بے اعتبار
آپ سے ظاہر ہوا بغض و عناد
حامیِ دین محمد ہیں مثیل
بھیج اس حامی پہ تو حامد سلام

دیکھیں پھر زور آزمائی آپ کی
کیا کرے گی ناتھا پائی آپ کی؟
گھٹ گئی حضرت کمائی آپ کی
کوئی کیا مانے گواہی آپ کی
حق نے ہے عزت بڑہائی اسکی
دیکھ اُوپر نصرت آئی آپ کی

تنبیہ العلمأ

مصنفہ مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب مولّف القول الفصل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پڑہو قرآن کو عالموں مل مل
لیلی مجنون کا یہہ فسانہ نہیں
اک کہانی سمجھ کے پڑہ جانا
یہ نہیں شیوہ پارسائی کا
جنگ نامہ نہیں ہے یہ قرآن
اس کو طوطے کی طرح رٹ جانا
یہ طریقہ ہے سخت حرماں کا
پہلے جو تھے محقق و دانا
کیا [illegible] لڑتے تھے
کیا یہ ہٹ اور ضد ہی تھی انکی
کیا وہ قرآن یہی سمجھتے تھے؟

سوچو فرقاں کو سب لگاکر دل
جنگ سازوں کا یہ ترانہ نہیں
یا ذرا سُن کے دل کو بہلانا
یہ طریقہ نہیں صفائی کا
کوئی قصہ نہیں ہے یہ فرقان
یا سناکر کے روٹیاں کہانا
یہہ نہیں طور اہل عرفاں کا
کیا وہ رکھتے تھے یہی طرز ادا
مومنوں سے سدا جھگڑتے تھے؟
کیا یہ [illegible] ہی رہی اُن میں؟
سیدھی باتوں میں بھی اُلجھتے تھے؟

کیا وہ ناحق پہ تھے اڑا کرتے؟ — کیا عداوت میں تھے بڑھا کرتے؟
کیا نہیں مانتے تھے حق بڑھ کر؟ — کیا وہ ایسی ہی تھے سخن پرور؟
تھے وہ قرآن کو جانتے باری؟ — اُن میں ایسی ہی تھی سخن سازی؟
کیا نہ تھے حق کو سونپتے سب علم؟ — کیا یہی رکھتے تھے وہ صبر و حلم؟
کیا کہیں اُن کا یہ بھی دعوے تھا؟ — ہمسے بڑھ کر نہ ہو کوئی پیدا؟
یا جو ہم سمجھے اور کب سمجھیں — ہمسے بڑھ کر کہاں سمجھ پائیں!
ہاں کہیں ایسا گر وہ کہہ جاتے — اور تصانیف میں یہ فرماتے
پھر تو ہم مانتے تمہارا سخن — قابل قدر تھا تمہارا یہ گن!
پر نہ ایسا کہا کسی نے کہیں — سونپتے تھے خدا کو اہل یقین
گر کسی نے کہیں غلط سمجھا — دوسروں سے بصدق دل پوچھا
گر وہ ایسے ہی بات پر اڑتے — سخن واہیات پر اڑتے!
یا وہ علموں پہ اپنے اِتراتے — لڑ جھگڑ کر وہ مرتبے پاتے
آج دین کا نہ نام تک ہوتا — نہ کہیں صدق کا پتا ملتا!
تم سمجھ کر غلط پھر اڑتے ہو — اپنی باتوں کے پیچھے پڑتے ہو!
تم تو کیا کیا غضب نہیں کرتے — ہائے کیوں حق سے تم نہیں ڈرتے
تم تو کیا کیا ستم نہیں ڈھاتے — ہائے کیوں تم نہیں ہو باز آتے
تم ہی قرآن کو سمجھتے ہو؟ — یا حدیثوں کو تم ہی پڑھتے ہو؟
کیا ہے قرآن تمہاری ہی جاگیر؟ — یا حدیثیں ہیں باپ کی تقریر؟
اوروں کا ان میں کچھ نہیں حصہ — اوروں کو آن سے کچھ نہیں بہرہ؟
ہے یہ قرآن کلام ربانی — ہے یہ فرقان پیام رحمانی
ہیں حدیثیں رسول کا فرمان — جو ہے سردار [illegible]
اس میں کیا امتیاز ہے تم کو — [illegible]م کا کیسا ناز ہے تم کو؟
کیا سمجھتا نہیں ہے اور کوئی؟ — یا سمجھ کی تمہیں پہ مہر لگی؟

ہاں سمجھنا غلط ہے آپ کا کام — حق سے رہنا ہمیشہ ہی ناکام!
جاہلوں کو پہاڑ اُسپہ جمونا — جاہلوں میں ہی مرتبہ پانا!
گر کوئی بات حق کی سمجھا دے — آپ سے پھر وہ گھر کہاں کہاوے
جاہلوں کو بھی آپ اُکسائیں — گالیاں اہل حق کو دلوائیں
بیٹھے لوگوں میں شیخیاں مارین — حق کی جانب سے سبکو دُہکارین
کریں تادلیں اُلٹی اور سیدہی — شک نہ ہو جس مقام میں کچہ بہی
ہووے تاویل کی جہاں حاجت — صرف ظاہر سے تم کو ہو نفرت؟
یاد آئی ہے مجہ کو ایک مثال — ٹہیک ہی آپ کے موافق حال

حکایت بر سبیل تمثیل

ایک عالم محقق و دانا — اتفاقاً کہیں سفر کو گیا
شب کو اک گاؤں میں وہ جا ٹہرا — ایک مسجد میں گاؤں کی اُترا
جب ہوا عنقریب وقت نماز — آے مسجد میں لوگ بہر نیاز
ہر نمازی کے پاس چوہا تہا — اِک چہُری بہی ہر ایک رکھتا تہا
گاڑی ہر اک نے سامنے وہ چہُری — باندہ چوہا نماز سب نے پڑہی
اُن سے عالم نے پوچہا یہ کیا ہے؟ — کیسی حرکت ہے کار بیجا ہے!
بولے سب تجہکو کیا خبر بے دین — یہ تو ہے سنت رسول امین
تو تو جاہل ہے کوئی کٹ ملّا — کہتا سنّت کو کار ہے بیجا
بولا عالم یہہ کونسی ہے حدیث؟ — کس جگہ کس نے یہ لکہی ہے حدیث!
بولے سب آتے ہیں ہمارے امام — تجہکو بتلا ئیں گے کتاب و مقام
آے [illegible] — اور چلّائے بحث ہے کیسی؟
مقتدی بولے ہے یہ کوئی جہول — یوں [illegible] بنا رہا ہے فضول
کہا عالم نے کونسی ہے کتاب — جس میں ہے یہ حدیث موش جناب

بولے حضرت امام ای دوستی — تجھکو کیا ہے خبر کتابوں کی؟

ہم جو کہتے ہیں مان لے تو ضرور — ہم سے بڑھ کر نہیں ہی تجھکو شعور

کہا عالم نے یوں نہ منواؤ — کھول کر کے کتاب دکھلاؤ

لائے *مشکوٰۃ پھر جناب امام — اور اُتری ہوئی تھی منہ کی لگام

منہ پہ کف دل میں جوش تب یہ کہا — دیکھو سکین وقار ہے یہ لکھا !

بولا عالم کہ توبہ کر ملّا — اس کا مطلب نہیں ہی یہ اصلا

یہاں تو لازم وقار و تسکین ہی — جسکو پڑھتا تو فار و سکین ہے

ہائے پتھر پڑیں سمجھ پہ تری — تو نے کیا خاک یہ خبر سمجھی

پھر تو بگڑے جناب ملّا جی — سامنے حق کے جب نہ پیش چلی

اپنے ناموس کا جو پاس ہوا — حق سے بالکل وہ بے ہراس ہوا

فوراً اپنے نمازیوں سے کہا — اس نے قول رسول کو بدلا

یہ تو کوئی ہے کافر و مرتد — ہے یہ زندیق یا کوئی ملحد

اس کو لازم ہے کیجئے سیدھا — اس سے واجب ہے لیجئے بدلا

جاہلوں کو یہی یہ سکھلایا — اس مسافر کو خوب پٹوایا

خوب حق کو چھپا لیا اُس نے — اک مسافر ستا لیا اُس نے

ایسے ہی آج کل کے ہیں مُلّا — حق کو پہچان کر ہیں دیتے چھپا

خود سمجھکر غلط نہ شرما دیں — پھر غلط جاہلوں کو سمجھا دیں

دھوکے دیدیکے خلق جمع کریں — جھوٹ کہہ کہہ کے انکو بھڑکا دیں

اپنے ناموس کا رکھیں ہیں خیال — حق کو کرتے ہیں جابجا پامال

اپنی علموں کا ہیں دکھلاتے زور — چشم باطن سے ہیں سراسر کور

اپنے فہموں کی وہ مشیت ہے — گویا باپ کی شریعت ہے

کہیں اعلان خوش بہا [illegible] — ہیں علام نکتہ دانی ہے

بس اسی لئے دیکھ ہم نے علم اُن کی — حوصلے اُن کے اور حلم اُن کے!

*۔ اصل حدیث یہہ ہی علیکم بالسکینۃ والوقار یعنے تم نماز کو جاتے ہوئی اپنی اوپر تسلی اور آرام کو لازم پکڑو۔ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ ۱۲۔

آزمالیں لیاقتیں اُن کی
دیکھ لیں سب شرافتیں اُنکی

ایک حارث خدانے دکہایا
جس نے سب کے غرور کو توڑا

سب کا علم و کمال کھول دیا
سب کا حسن و جمال دکہلایا

گاؤں کا رہنے والا اک انسان
سب پہ حاوی ہوا خدا کی شان

نہ کوئی دعوئے کمال اُسے
نہ کوئی فخر قیل و قال اُسے

چشمۂ فیض ہے کلام اُسکا
منبع جود ہے پیام اُسکا

مورد رحمتِ الٰہی ہے
مظہر سرّ کبریائی ہے

عالم علم من لدنّا ہے
ہمکلام جناب مولےٰ ہے

کج ادا عالموں کے مکر و پیچ
کردیئے اس نے سربسر ہیچ

نہ کسیکا غرور علم رہا
علم کا دعوے کسیکا ہیچ ہوا

کیا یہ عالم تھے یا کہ تھے حشرات
دہس گئے سب زمین میں ہیہات

کیوں نہ آیا کوئی مقابل میں
یوں تو خم ٹھونکتے تھے دنگل میں

جانتے تھے جب اپنی ہمت کو
کیوں لگاڑا پھر اپنی عزت کو

پیچ تو یہہ ہی بٹالہ کا ملّا
گر نہ دہلی میں کرتا فتنہ بپا

کیا عجب تہا کہ دہلی بچ جاتی
کچھہ خداداد نعمتیں پاتی

پر یہہ ملّا وہاں بہی جا نکلا
دہلی کو اپنے ساتھہ لے ڈوبا

واہ رے دیکھہ لی تیری شیری
خوب تو نے دکھائی بے مہری

خوب تحقیق تیری ہے دیکھی
بس یہی شیخ جی کی شیخی تھی

خالی حق کا چھپانا آتا ہے
اہل حق کا ستانا آتا ہے

نقل اقوال میں بڑے حاتم
نقل کرنے میں آپ ہیں سب کم

یہہ تو مانا ہوا ہے ہمنے کمال
آپ ہیں سب میں نامور نقال

پر خدا کے لئے ہی تھم جائے
کچھہ [illegible] ہے تو شرمانے

وہ تو کہتے ہیں مرچکا ہے مسیح
نہیں آیات دیکھو صاف وصریح

تم بہانوں سے ٹالو قرآن کو
ہاتھ سے کیوں ہو دیتے ایمان کو؟

تم نے افسوس خوف حق چھوڑا
سچی باتوں سے کیسے منہ موڑا

جو نہ بر آئے با مثیل مسیح
مجھکو منواؤ تم حیات صریح

ہے قسم مجھکو اپنے مولا کی
نص سے گر حیات عیسےٰ کی

تو نے ثابت کی اور منوا دی
بات مانوں گا پھر سدا تیری

بات کچھ بھی نہیں تو اتنا کر
ہم مریدوں سے اک ہی اپنا کر

گر یہ توفیق بھی نہیں ہے تجھے
مان پھر حق کو غصہ جانے دے

ہم تیرے ہو دیں تو ہمارا بن
ٹالیں پھر سر سے اپنے سب دشمن

ورنہ یہ یاد رکھ تو اسدم سے
تو رہائی نہ پائے گا ہم سے

ہیں تیرے پاس بس بُرے اقوال
ان سے ظاہر ہو تیرا کیسے کمال؟

ہیں کتاب و حدیث تیری خلاف
باقی ہے تیرے پاس لاف گزاف

گر تیرے پاس لاف بازی ہے
اپنی قرآن سے چارہ سازی ہے

کیسے بیباک تم ہوئے افسوس
کیسے چالاک تم ہوئے افسوس

ٹالتے ہو نصوص نقلوں سے
ایسی حق پوشیوں سے کیا نکلے؟

یاد آتی ہے مجھکو ایک مثال
ٹھیک ہی آپ کے موافق حال

حکایت بر سبیل تمثیل

ایک تھا مرد بیوقوف و گول
اس کی جورو تھی تندخو اجہل

بدزبان تھی بہت لڑاکی تھی
سچ تو یہ ہے کہ اک بلا سی تھی

پاس والوں کو تنگ کرتی تھی
اپنے شوہر سے جنگ کرتی تھی

ایک دن ایسی الجھی شوہر سے
تنگ آکر نکل گیا گھر سے

گھر سے رکھا نہ [illegible] پتہ مرد کا
تھوڑی مدت میں پھر ہوئی لاچار

لگی درد کی ٹھوکریں کھانے
لگی چٹھی پہ چٹھی دوڑانے

پر نہ شوہر نے کچھ جواب دیا — خط کو دیکھا اٹھایا چاک کیا
آخرش جب ہوئی بہت لاچار — اور جاتا رہا سبھی گھر بار
ایک چٹھی کسی سے لکھوائی — اور قاضی کی مہر کروائی
کہ ہوئی تیری بیوی اب بیوہ — اور ویران ہوا ترا کنبہ
اطلاعاً لکھی ہے یہ چٹھی — ہے شہادت کو مہر قاضی کی
خط مسجّل جو مہر سے پایا — کھول کر اس کو جلد پڑھوایا
جب سُنا بیوہ ہو گئی جورو — رونے چلّانے لگ گیا اُلّو
کپڑے سب پھاڑے منہ کو نوچ لیا — منہ طمانچوں سے اپنا لال کیا
پوچھا اس کو کسی نے اے نادان — کیا ہوا کیوں ہے ایسا شور و فغان
بولا ہی ہی میں کیا بیان کروں — کس کے آگے میں رنج دل کہوں
بات یہ ہے جو میری بیوی تھی — وہ بیچاری غریب بیوہ ہوئی
دیکھو یہ خط بھی گھر سے آیا ہے — اس میں لکھا ہوا یہ پایا ہے
بولا وہ اے جہول نامعقول — کیوں ہوا ہے تو اس طرح سے ملول
جبکہ زندہ ہے خود تو اے نادان — بیوی تیری ہوئی ہے بیوہ کہاں
جسکا خاوند ہو خود یہاں زندہ — اس کی بیوی ہو کسطرح بیوہ
بولا ہاں ہاں ترا سخن ہے قوی — میرے جیتے وہ بیوہ کیسی ہوئی
جب میں زندہ ہوں رانڈ ہو کیونکر — پر نہیں کوئی یہ بھی جھوٹی خبر
گھر کا خط اس پہ مہر بھی ہے عیاں — جھوٹ کا اس میں کچھ نہیں امکان
بات تو تیری مان لوں ہاں مگر — مہر کو سمجھوں جھوٹ اب کیونکر
یہی ملانوں کا ہے حال ضرور — صادق آتی ہے یہ مثال ضرور
دیکھتے ہیں [illegible] کیا — پر صد آفت کو پھیر دیتے ہیں
جبکہ خط مہر کی یاد آتا ہے — سارا [illegible] بھول جاتا ہے
رہتی ہرگز نہیں حدیث بھی یاد — ہوتا ہے فہم و عقل سب برباد

اک طرف ہوتی ہے کتاب و سنن
دوسری سمت کوئی قول و سخن

اُس سے قرآن کو ٹالدیتے ہیں
اور خبر کو نکالدیتے ہیں

قول کو مانیں چھوڑیں قرآن کو
تف ہے اس اعتقاد و ایمان کو

سیدھی باتوں کو مانتے ہی نہیں
نص و سنت کو جانتے ہی نہیں

ظاہر الفاظ کی کریں تاویل
کیا یہ قرآن کی نہیں تذلیل

پہلے تاویل خود ہی آپ کریں
طرہ پھر یہ کہ دوسروں پہ دھریں

چھوڑ قرآن کو قول پر مائل
ہوتے ہیں سب یہ مولوی جاہل

چھوڑا اعظم کو اور بخاری کو
مقتدا مانا خلق ساری کو!

کہیں بیضاوی کی ہے اب تقلید
کہیں کشّاف کی ہے اب تائید

کہیں مد نظر حسینی ہے
کہیں بغوی کی خوشہ چینی ہے

رطب یابس یہ ہیں وہ اب نادان
نقل اقوال پر ہیں سب قربان

پھری ناموں سے حق کو ٹالتے ہیں
راستی پر وہ پردے ڈالتے ہیں

پھری ناموں سے کب ٹلے قرآن
کب حدیث نبی ہو اُن سے نہاں

رجم بالغیب مختلف اقوال
کہہ گئے پہلے سب حمیدہ خصال

کس نے کب قول فصل لکھا ہے
جس کی تائید پر یہ غوغا ہے

ابن عباس موت کا قائل!
ابن اسحاق فوت کا قائل

وہب بھی مانتا ہے موت مسیح
اور یہی ہے ربیع کی تصریح!

ساتھ پھر اُن کے ہیں خدا و رسول
کون پھر مانے قصہ مجہول

اب بہانوں سے حق نہ ٹالو تم
پھری ناموں کو مت نکالو تم

چھوڑ قرآن کو دیکھو مت اقوال
اپنا محبوب ہے وہی ہر حال

کیا ضرورت ہے ضد بیجا کی
کیسے تو اُن دعابہ نصارے کی

نہ ہو اسلام کی [illegible] کیوں
غیر کی کرتے ہو حمایت کیوں

حیف ہے ایسی مولویت پر
ہائے افسوس اس حمیّت پر

وعظ توحید ہمکو کرنے دو | رب عیسائیوں کا مرنے دو
تم نے مدت سے حیّ مانا تھا | اور نصاریٰ کی تھی اسی پہ بنا
اب کہیں چھوٹتا ہے قرآن سے | اور مثیل المسیح کی برہان سے
اب نہ قرآن کے ہاتھ سے چھوٹے | اور نہ مردوں کے ساتھ سے چھوٹے
وہ تو جنت میں ہوگیا داخل! | پاک روحوں میں ہوگیا شامل!
رفعتِ رتبہ ہے اُسے حاصل! | اپنے مولا سے ہوگیا واصل!
اب یہاں پھر نہ آئے گا عیسیٰؑ! | جس نے آنا تھا وہ تو آہی گیا!

افلا یتدبّرون القرآن الآیہ

اب بھی قرآن کو تم نہ سمجھو گے؟ | نہ حدیث نبی کو سوچو گے؟
پڑھتے جاؤ گے یوں ہی طوطی وار | اس سے حاصل نہ ہووے کچھ زنہار!
کچھ تدبر کے طور پر بھی پڑھو | اس کے اسرار پر نگاہ کرو
پھر نکلتے ہیں دیکھو کیا اسرار | زندگی جس سے پاتے ہیں ابرار
یہہ ہی قرآن ہے چشمۂ حیوان | پانی ہی جس سے زندگی ہر جان
یہہ ہی قرآن ہے صادقوں کا سرور | اس سے ہوتا ہے نور حق کا ظہور
یہہ ہی قرآن ہی عارفوں کا حبیب | یہ ہی قرآن ہی ہر مرض کا طبیب
دے الٰہی مجھی شفا اس سے | دے مرے درد کی دوا اس سے
کردوں اس سے حمایتِ اسلام | اس سے بگڑے ہوئے بنیں سب کام
مولویصاحبوں پہ کر رحمت | دور کر انکا کسل اور غفلت
انکو کر عاشقِ حمایتِ دین | اور چلا انکو راہ صدق و یقین
انکو بتلا کہ بس ہے ایک ہی شے | جس پہ اپنی فلاح قوم کی ہے
قوم گر ہے [illegible] | چاہتی ہے کہ سب پہ ہو غالب
اُس کو دکھلاؤں میں دم سے کیا تھی | اُس کا [illegible] بھید قرآن ہے
جب تلک تہا ہمارا اس پہ یقین | ساری قومیں تھیں اپنی زیر نگیں

اے خداوند قادر مطلق
نام تیرا ہے باقی و برحق !

میں ہوں تیری کتاب کا شیدا
اوروں سے مجھکو واسطہ ہی کیا

میں تو قرآں کو حرز جانتا ہوں
اِسے حصنِ حصین مانتا ہوں

گر ملے مجھکو ساری یہ دنیا
اور دولت بھی جمع ہو یک جا

ہے قسم مجھ کو تیری قدرت کی
اس تری سچی پاک نعمت کی

اس کے اک نکتہ پر کروں صدقے
آخرش اپنا سر کروں صدقے

تو ہے واحد تیری کتاب ہے ایک
سچ تو یہ ہے رہ صواب ہے ایک

حضرتِ میرزائے احمدؑ کا
ہے براہین میں قول کیا اچھا

ہمنے پایا خورِ ہدیٰ وہی ایک
ہمنے دیکھا ہے دلربا ہی ایک

دردمندوں کی ہے دوا ہی ایک
ہے خدا سے خدانما وہی ایک

اسکی منکر جو بات کہتے ہیں
یوں ہی اک واہیات کہتے ہیں

بات جب ہو کہ میرے پاس آویں
میرے منہ پر وہ بات کہہ جاویں

مجھسے اُس دلستاں کا حال سُنیں
مجھ سے وہ صورت و جمال سُنیں

آنکھ پھوٹی تو خیر کان سہی
نہ سہی یوں ہی امتحان سہی

اے خداوند ہے تیرا وہ کلام
تونے مخلوق پر کیا انعام

صدق و حق کی فتوح ہے اُس میں
زندگی بخش روح ہے اُس میں

نور جاوید اُس سے ہو حاصل
ہے ہر اک لفظ اُس کا راحت دل

کھولدے اُسکے مجھپہ سارے نکات
کر عطا مجکو اس کے سب برکات

ہے وہی اپنا حامیِ ایمان
کروں قربان اگر ملے سو جان

ذوقِ عرفاں اُسی سے ملتا ہے
غنچۂ دل اُسی سے کھلتا ہے

وہ ہی روح روانِ عالم ہے
ہوا نہ غلام اُس کا جب تک دم ہے

میرا ہر عضو تو [illegible] کر دے
میرے ہر مو کو تو زبان کر دے

کہ تیرے نام کی میں حمد کروں
راز قرآں کو قوموں پر کھولوں

اس کتاب کریم کی جانب ۔۔۔ کھینچ لاؤں جو حق کا ہو طالب
اے خدائے کریم دے ہمتا ۔۔۔ تیرا ہو شکر کیونکر ہم سے ادا
تو نے بھیجا رسولوں کا سردار ۔۔۔ تو نے بھیجا کلام کو ہر بار
وہ نبی ہے تیرا حبیب و حمید ۔۔۔ یہ ہدایت نما کلام مجید
اُس نے دنیا کو کر دیا آباد ۔۔۔ اُس نے عالم کو کر دیا دلشاد
بھیجا اب تو نے ایک اور مثیل ۔۔۔ خادمِ دین مصطفےٰ و جلیل
جس نے قرآن کا مرتبہ پایا ۔۔۔ بھولے بھٹکوں کو راہ پر لایا
ہمکو سکھلایا اُس نے یہ قرآن ۔۔۔ ہمکو سمجھایا اُس نے یہ قرآن
کئے لوگوں نے جو قصور اُس میں ۔۔۔ اور ڈالے تھے جو فتور اُس میں
اُس میں جو جو ملائے تھی بہتان ۔۔۔ اُس پہ جو جو جمائے تھے بہتان
کر دئے اُس نے سب کے سب وہ دور ۔۔۔ رہ گیا اب تو ایک خالص نور
اب مبارک کی تجھ سے ہے یہ دعا ۔۔۔ کر قبول اُس کو تو میرے مولےٰ
جیسے تو نے عرب کو چمکایا ۔۔۔ اور فارس کو بھی یہ منوایا
چین و تاتار و ہند و سندھ تمام ۔۔۔ تو نے چمکائے اس سی روم و شام
اس سی انگلنڈ کو بھی اب چمکا ۔۔۔ اُس میں قرآن کا تو اثر دکھلا
جسطرح ایشیا ہوا پُر نور ۔۔۔ اس سے یورپ ہو ویسے ہی معمور
اور بھی میری تجھ سی ہے یہ دعا ۔۔۔ اس مری قوم کو بھی تو سمجھا
سیکھیں احمدؐ سی سارے خلق اتم ۔۔۔ بن کے دکھلائیں خود کو خیر امم

دہلی کی مولوی اور اُنکے فتوے

سنتے تھی ہم تو [illegible] ۔۔۔ تھا زمانہ غلام دہلی کا
دیکھا تجھکو جو جاکے ای دہلی ۔۔۔ اصل [illegible] خلاف تو نکلی!
تیرا پنجاب کو لگا دھوکا ۔۔۔ تو نے پنجاب کو دیا جھکما!

زنگی کا نام رکھدیا کافور
ایک ظلمت کو کہدیا ہے نور

تیری مہمان نوازیاں دیکھیں
حق سے پھر بے نیازیاں دیکھیں

تیری تہذیب بھی کھلی ساری
اور لیاقت بھی دیکھ لی ساری

دیکھے سارے ہی پہلوان تیرے
اور لئے آزما جواں تیرے

کیوں نہ آیا کوئی مقابل مین
یوں تو خم ٹھونکتے تھے دنگل میں

دور سے تو بہت مچائی دھوم
اور کیا جمع جاہلوں کا ہجوم

پر مقابل میں آکے ٹال گئے
صاف ہی حق پہ پردہ ڈال گئے

کچھ تو دکھلاتے شیخ کل بڑہ کے
جادو وہ ہے جو بولے سر چڑہ کے

دور بیٹھے ہی گھرکیاں دینی
اور فتووں کی دہمکیاں دینی

یہ نہیں شیوہ راست بازوں کا
یہہ طریقہ ہے حیلہ سازوں کا

مولویصاحبو ہے کیا یہ جوش
اتقو اللہ آپ کیجئے ہوش

آپ کے پاس ہیں نرے فتوے
کیا نہ عیسےٰ پہ بھی لگے فتوے؟

کیا کمی کچھ فریسیوں نے بھی کی؟
یا فقیہوں نے کسر بھی رکھی؟

کفر و الحاد کے دیئے فتوے!
اور بغاوت کے بھی جڑے فتوے!

آپ بھی خوب ہی لگالیں زور
پورا پورا یہاں دکھالیں زور

تاکہ پوری مشابہت ہووے
واقعہ کی مطابقت ہووے!

آپ ہی ہو فریسیوں کا کام
میرزا جی کا ہو مسیحا نام!

تیجیان ہو بہگا رتے بیٹھے
کیا کرینگے تمہارے یہ فتوے!

دور بیٹھے ہی بڑبڑاتے ہو
بھاگتے ہو جو پاس آتے ہو!

یاد آئی ہے ہمکو ایک مثال
ٹھیک ہی آپ کے موافق حال

حکایت [illegible]

ایک دن چوہے سارے جمع ہوکر
چھوٹے موٹے تمام مل بیٹھے

مل گئے آپس مین سب نے کی یہ صلاح
بلی سے ہم کو کسطرح ہو فلاح

سوچو آپس میں کوئی ایسی بات
جس میں بلی سے پاویں ساری نجات

بولے سب آج آدمی گر بلی
خوب ہی مارو اس کو ملکے سبھی

کوئی بولا میں دم سے لپٹوں گا
کوئی بولا مین کان کھینچوں گا

کوئی بولا میں پیٹ کو کاٹوں
کوئی بولا میں سر پہ چڑھ بیٹھوں

ایک بڈھا پورانا چوھا تھا
باتین سُن سُن کے سب کی اسنے کہا

ارے لڑکو یہ کیا تماشا ہی
سامنا ہو بلائی کا کس سے

یہ بتاؤ میاؤں جھیلے کون؟
سامنے اس کے جان پہ کھیلے کون

اتنے مین بلی بھی وہاں پہنچی
اور جاتے ہی اک میاؤں کی

وہ میاؤں نے انکو ڈرایا
ایک چوھا نہ پھر نظر آیا

مفتیو آپ کے موافق حال
صادق آتی ہے بالیقین یہ مثال

دور سے آپ بڑبڑاتے ہو
اور مقابل مین بہاگ جاتے ہو

ہو ہی جائے اگر شروع تقریر
خلط مبحث کی پہر کرد تدبیر

بوریا بدہنا باندہتے ہو سبھی
سنتے ہو جب **وفات عیسی** کی

مفتیو کچہ خدا کا خوف کرو
مالک الملک سے ذرا تو ڈرو

ہم بہی فتوے لگانے جانتے ہیں
اور بہتاں اٹھانے جانتے ہیں

پر خدا نے دیا سو جہا ہم کو
زشتیوں سے لیا بچا ہم کو

کوئی الفاظ بر خلافِ دین
آپ کے حق میں ہم نے بولے نہیں

حُسن ظن میں ہی اتبلک بیٹھی
آپ کے حق میں ہیں دعا کرتے!

تم کو بہتان بنانے آتے ہین
اور فتوے جما لگاتے ہین!

پر نہیں کام یہ شریفوں کا
یہہ طریقہ نہیں نجیبوں کا

کیوں نہیں حق سے التجا کرتے
اور دن [illegible] دیکھتم دعا کرتے

کہ الہی تو کھولدے ہم پر
کیا ہے یہ راز تیرا اے اکبر

گر مثیل المسیح سچا ہے
گر تمہیں حق کی کچھ بھی ہی پرواہ
حق چھپانا نہیں ہے کام اچھا
حق سے مخلوق کو ہٹاؤ مت
ہوتے کیوں ہو خدا کے رحم سے دور
سامنے حق کے کیوں ہو اتراتے
وہ نہیں چاہتا کبھی ہرگز
کیوں دکھاتے ہو حد سے بڑھ کر زور
کیا کرینگے تمہارے یہ فتوی
کیا بگاڑوگے میرزا جی کا
نہ یہ خطرہ کہ روٹیاں جاوینگی
منکسر اک خدا کا بندہ ہے
جان و دل سے ہیں جو فدا اُسکی
وہ بھی ان دہمکیوں سے ڈرتے نہیں
میں بھی اک جان فدا ہوں حضرت کا
میں نے جوں جوں مصیبتیں پائیں
میں نے جوں جوں اُٹھائے کچھ آزار
ہے قسم مجھکو اپنے مولا کی
نہ بھروسہ ہے خیر خواہوں کا
نہ کوئی دشمنوں کا دل میں ہراس
نہ بیگانوں سے کچھ تعلق ہے
اک خدا کا ہے آسرا مجھکو
مصطفے کی میں چاہ رکھتا ہوں

ہم کو پہچاننے کی آنکھیں دی
ہے یہی دوستو نجات کی راہ
منکر حق نہیں ہے نام اچھا
خلق کا بوجھ تم اٹھاؤ مت
مالک الملک ہی بڑا ہی غیور
راستی چھوڑ کیوں ہو کج جاتے
وہ نہیں چاہتا خودی ہرگز
کیا کرے گا تمہارا فتنہ و شور
ہووے کیا جھوٹے اشتہار دینی
کوئی مسجد کے وہ نہیں ملا
نہ یہ ڈر ہے کہ مقتدی بگڑیں
کیا اُسے دہمکیوں کا خطرہ ہی
اور ہیں یار ہیر یا اُس کے
خوف مکاریوں کا کرتے نہیں
حصہ دارِ عتلائیِ مرزا!
بخدا تازہ راحتیں پائیں!
جام رحمت سے ہو گیا سرشار!
مجھکو ہر سمت سے ہے بیبا کی
نہ کوئی تکیہ ہے آشناؤں کا
نہ کوئی جھوٹی آبرو کا پاس
نہ بیگانوں کا کچھ تعلق ہے
اس کی پروا ہی ہے سدا مجھکو
وہ ہی اپنی پناہ رکھتا ہوں!

کردیا لوح دل سے غیر کو حک
کافی ہے مجکو وہ ہی ایک خدا

نجدا اس بین کچھ نہیں ہے شک
جو ہوا اُسکا وہ ہوا اس کا

خولیشون کو بین نے آزمادیکھا
دوستوں کو بہی سب وفا دیکھا

دوست بنتے ہیں کب بنای ہوی
خویش ہی اپنے جب پرائے ہوئے

اے خداوند شکر ہے تیرا
تونے اپنی طرف مجھے پھیرا

صبر مجبہ کو عطا کیا تونے
پر غنا مجہہ کو کردیا تونے

یا دین احسان پر تیرے انجام
میں بھی اور میرا یہہ عیال تمام

مجھکو غیروں کا کچھہ نہ آدی خیال
تیری رحمت ہوا پنی شامل حال

تونے جو کچھہ کیا عطا مجھہ کو
دے گا اور جو ہے اب دیا مجکو

مجھے اسیر تو دے شکیبائی
مجھی ہرگز نہ کر تو ہرجائی

اے خدائی کریم دے ہمنا
سب کو تو راستی کی راہ پہ چلا

توہی ہادی ہے رہنما سب کا
توہی مولے ہے مدعا سب کا

دے الٰہی تو مقبلیوں کو شعور
یا دین قرآن ہے راستی کا نور

یہہ دعا میری مان رب انام
آخری دم ہو سب کا نیک انجام

اور زبان پر ہو سب کے یہ جاری
حیّ و قیوم ہے وہ اک باری

تمت

پنج ارکان اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

پہلے زباں پہ ذکر ہو اللہ کے نام کا — چلتا ہے جس سے کام ہر اک خاص و عام کا
رحمت خدا کی سب پہ یہاں صبح و شام ہے — اور آگے چل کے بھی اُسی رحمت سے کام ہے

(۱) کلمہ طیبہ

سچے خدا کی پاک توحید کا سچا اقرار مذہب اسلام کی پہلی بناء استوار کلمہ پاک
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔

اسلام نے سکھایا ہے ہم کو یہ اعتقاد — اس پاک اعتقاد کو رکھیے گا خوب یاد
اللہ کے سوائے خدا دوسرا نہیں — اللہ سے جہان میں کوئی بڑا نہیں
لائق ہے بندگی کے وہی ایک پاک ذات — سب باتوں سے ہے سچی یہی ایک پکی بات
اللہ کیطرف سے وحی جو کہ آئی ہے — پہلی یہی ہے بات جو اُسنے سنائی ہے
اسلام جنکی ذات سے دنیا میں آیا ہے — اس بات کو انھوں نے بھی یوں ہی بتایا ہے
صادق امین قوم میں نام انکا عام ہے — اسلام جنکی ذات سے پھیلا تمام ہے
دعویٰ کیا انھوں نے میں حق کا رسول ہوں — اور رحمت خدا کا میں جائے نزول ہوں
لوگو میں راہ راست تمھیں اک دکھاؤں گا — اس سیدھی راہ سے تمھیں حق سے ملاؤں گا
میرا کہا جو مانوگے آرام پاؤگے — کامل یقین ہے مجکو کہ تم بخشے جاؤگے
جبریل میرے پاس یہ پیغام لایا ہے — اللہ کا فرشتہ ہے جسنے سنایا ہے

ل‍ه وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے زبردست حکمت والا وہی ہے۔ ٢ه قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کہدے اے رسول کہ مجکو وحی آئی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے پس کیا تم فرمان برداری کرنیوالے ہو؟ ۳ه اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ بیشک میں تمکو اللہ کیطرف سے ڈرانیوالا اور خوشخبری دینے والا ہوں ۴ه وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا اور بھیجا ہمنے تجکو لوگوں کے واسطے رسول بنا کر وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کل دنیا کیواسطے ہمنے تجکو اے رسول رحمت بھیجا ہے وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ

کانوں میں میرے پہلی یہ آواز آئی ہے
وہ ایک سچا پاک خدائے جہان ہے
سرکار اُسکی عالی ہے دربار عالی ہے
شایانِ بندگی وہی پروردگار ہے
معبود جھوٹھے پکڑے ہیں کیا شامت آئی ہے
ف۱ باز آؤ بت پرستی سے تم بگڑے جاوگے
غیور ہے بڑا جو تمھارا خدا ہے
لوگو یہ بات سچی ہے جو میں سناتا ہوں
مانی جنھوں نے بات خدا کے رسول کی
لوگو جہان میں اُنکو مسلمان کہتے ہیں
اسلام پر ہے اُنکو دل و جان سے یقیں
حکم رسول مانتے ہیں ہاتھ جوڑ کر
واجب ہے تم بھی ویسے رکھو اپنے اعتقاد
یہ بھی یقیں رہے کہ محمدؐ رسول ہیں
دنیا میں لوگ باتیں بہت سی بناتے ہیں
ف۲ خواہش کے تابع ہوتے ہیں منہ حق سے موڑ کر
واحد خدا کا آتا نہیں ہے اُنھیں یقیں
ف۳ اک ایسے ہیں کہ ایک کو وہ تین کہتے ہیں

ہیں کھولکر سناتا ہوں شاہد خدائی ہے
دل بھی گواہ اُسی کا ہے شاہد زبان ہے
وہ ذات پاک ایک ہی سب سے نرالی ہے
اسکو جو خاص پوجے گا وہ رستگار ہے
سنلو پکار کے کہتا ہوں حق کی دہائی ہے
دربار حق میں جاکے بہت شرم اُٹھاوگے
یہ شرک جو تم کرتے ہو یہ کب روا ہے
اللہ کیطرف سے میں ہو کر بلاتا ہوں
اور پڑھ کے دل سے دولت ایمان قبول کی
اپنے خدا کے حکموں پہ قائم وہ رہتے ہیں
بنجائے جان پھر بھی تو وہ چھوڑتے نہیں
اسلام دل سے لاتے ہیں وہ کفر توڑ کر
جبتک کہ زندگی ہے رکھو اسکو خوب یاد
جو حکم اُن کے ہیں وہ ہمیں سب قبول ہیں
واحد خدا کو چھوڑ کے وہ بہکے جاتے ہیں
ظلمت میں دوڑے جاتے ہیں وہ نور چھوڑ کر
اپنے بتوں کی پوجا کو وہ چھوڑتے نہیں
حق میں خدا کے کلمۂ توہین کہتے ہیں

ف۱ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ. بچو بتوں کی پلیدی سے مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْ اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ.
کیا مورتیں ہیں جن پر تم لگے بیٹھے ہو۔ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ
اَنْصَارٍ۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ جس شخص نے اللہ کا شریک ٹھیرایا اُس پر جنت سنے حرام کردی اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور گنہگاروں کا کوئی مددگار نہیں
سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اللہ کی ذات لوگوں کو شریک ٹھیرانے سے پاک و برتر ہے ۔ ف۲ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰهُ بِغَيْرِ هُدًى
مِّنَ اللّٰهِ اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہے جس نے خدا کیطرف سے ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کی ف۳ یہ وہ عیسائی ہیں جو تثلیث کے قائل
ہیں اور حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں جنکی حقمیں ارشاد خداوندی ہے وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا یعنی یہ کہو کہ ہمارے خدا تین ہیں
باز آجاؤ تین کہنے سے تمھارے واسطے یہ بہتر ہوگا۔ سوا اسکے نہیں ہے کہ خدا معبود یگانہ ہے اس سے پاک ہے کہ اسکا بیٹا ہو جو کچھ
زمین و آسمان میں ہے اُسی کا ہے اور وہ پورا کارساز ہے

بیٹا خدا کا کہتے ہیں عیسیٰ رسول کو۔ / شان خدا کا علم نہیں ہے جہول کو
پھر کہتے ہیں کہ بیٹا بھی ہے وہ خدا بھی ہے! / سوچو تو کچھ بھی بات یہ فہم رسا کی ہے
وہ پا گئے شکست ہیں تثلیث جوڑ کر / خادم بنے ہیں تین کے وہ ایک چھوڑ کر
لوگو خلاف حق کے ہیں سارے یہ اعتقاد / رکھیں گے آخرت میں خدا سے یہ نامراد
سچی وہی ہے بات جو اسلام لایا ہے / کلمہ ہی پاک وہ جو نبی نے بتایا ہے

غزل

یہ کلمہ سب ہی سے بہتر ہمارا / منور ہے اسی سے گھر ہمارا
بنے ہیں توحید کے سچے طلبگار / نہ چھوڑینگے کبھی وہ در ہمارا
ہمارے گھر میں ہے جب یہ خزانہ / نہ ہو مسرور دل کیونکر ہمارا
جواں مردو! دبیں گے سب مذاہب / اگر ہوگا یقیں اسپر ہمارا
یہی کلمہ ہے فطرت کے مطابق / جسے لایا ہے پیغمبر ہمارا
عزیزو وہم رہیں اس سے خبردار / نہ دل غافل رہے دم بھر ہمارا
کرو ذکر اس کا آوے گا خدا یاد / یہی اک ذکر ہے خوشتر ہمارا
یہی اک اعتقاد ایسا ہے لوگو / کہ ہو آخر کو جو رہبر ہمارا
اسی کلمہ سے یہ ہوتا ہے ثابت / نبی سب سے ہے افضل تر ہمارا

قرآن مجید بیشک کلام اللہ ہے

[۱] سچا کلام وہ ہے جو حق کا کلام ہے / باطل کو چھوڑ ماننا حق جس کا کام ہے
اللہ کی کتاب جو دنیا میں آئی ہے / سچا کلام حق کی طرف سے وہ لائی ہے
آؤ دکھاؤں تمکو اگر چشم دید ہے / یہ دیکھو وہ کتاب قرآن مجید ہے
[۲] خالق کا رحم خلق پہ اپنی ہے بیشمار / فضل خدا سے جاتے ہیں بخشے گناہگار

[۱] وَاِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ بیشک وہ ایک بڑی معزز کتاب ہے آگے یا پیچھے کسی طرف سے جھوٹ یا باطل اسکے پاس پھٹکنے نہیں پاتا۔ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ بڑی حکمۃ والے تعریف کیے گئے کیطرف سے ہے۔ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور کھلے قرآن کی،

[۲] قُلْ اَنْزَلَہُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ای رسول کہدے کہ اس کتاب کو اس نے اُتارا ہے جو آسمان و زمین کے چھپے بھید ونکو جانتا ہے کیونکہ وہ بخشنے والا مہربان ہے لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَہُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ بیشک ہمنے اپنے پیغمبروں کو

جو رحم کا تقاضا ہے وہ چھوڑتا نہیں
بندوں کی آس انکا خدا توڑتا نہیں

مالک سے بھاگتے ہیں بلاتا ہے وہ انھیں
وہ بھولتے ہیں یاد دلاتا ہے وہ انھیں

خلقت تباہ ہوتی ہے فسق و فجور میں
خالق سے پھر کے بھاگتی ہے راہِ دور میں

بدبونسے میلے کرتے ہیں وہ پاک روح کو
اور بند کرکے رہتے ہیں بابِ فتوح کو

عہدِ الست بھول کے دل سخت ہوتے ہیں
بندے خدا کے اسطرح بدبخت ہوتے ہیں

دنیا کا حال ہوتا ہے جب اسطرح خراب
جو خاص بندے خفگی ہیں کھاتے ہیں پیچ و تاب

عالم میں جب بپا رہو شر و فساد کی
پرواہ جب رہی نہ حقوقِ عباد کی

دریائے رحم آتا ہے جوش و خروش میں
غفلت کی مارے بندونکو لاتا ہے ہوش میں

فضلِ خدا کا بحر جو ہوتا ہے موجزن
ہے قدرتِ خدا کا اسی طرح سے چلن

دنیا میں آتا اسکی طرف سے رسول ہے
لوگو کتابِ حق کی یہ شانِ نزول ہے

اپنا کلام پاک سناتا ہے وہ انھیں
اپنا رسول خاص بناتا ہے وہ انھیں

اللہ کے کلام کو جبریل لایا ہے
قرآن بس اسی نے نبی کو پڑھایا ہے

یہ نور ہے ہدی ہے شفاء المرض ہے یہ
بندوں پہ حق کا رحم ہو اسکی غرض ہے یہ

سچی ہماری ایک خدا کی جناب ہے
ویسی ہی سچی ایک یہ اسکی کتاب ہے

احمد کو حکم ہوتا ہے بندوں کو تو بلا
ای میرے پاک بندہ کتاب انکو پڑھ سنا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳ روشن دلائل کے ساتھ بھیجا ہے اور اُن کے ہمراہ کتاب اور ترازو بھی اُتاری ہے یعنی قواعد عدل تاکہ لوگ عدل کو قائم رکھیں هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اللہ وہ ہے جسنے ان پڑھوں میں رسول بھیجا - انھیں میں سے پڑھتا ہے انکو سامنے اللہ کے احکام اور انکو پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت کی باتیں انکو سکھاتا ہے اور پہلے اس سے وہ لوگ بیشک گمراہی میں تھے ۹ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ - عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ بیشک یہ قرآن پروردگار جہان کا اُتارا ہوا ہے اسکو روح الامین یعنی جبرئیل لیکر اُترا ہے تیرے دلپر کہ تو لوگونکو ڈرسانیوالا ہو ۱۰ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لوگو تمھارے پروردگار کیطرف سے تمکو نصیحت آئی ہے جو سینونکی بیماریکی واسطے شفا ہے اور ہدایت اور رحمت ہے ماننے والونکے واسطے ۱۱ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ اے نبی جو کچھ تیرے پروردگار کیطرف سے اُترا ہے تجھپر وہ لوگونکو پہونچادے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تمھارے پاس آئی ہے اللہ کیطرف سے روشنی اور کتاب واضح جس سے اللہ دکھاتا ہے ہر شخصکو جو اسکی رضامندیکا تابع ہوتا ہے سلامتی کے رستہ اور نکالتا ہے اندھیری سے روشنی میں اپنے حکم سے اور سیدھے راستہ پر چلاتا ہے

تو جا کے کہدے انکو مرا رب کریم ہے
رحمت دا اپنی دی ہے مجھے اسنے یہ کتاب
اے لوگو حکم اسکے عمل میں جو لاؤ گے
سختی کبھی نہ اسمیں اٹھے کی دل کا سرور ہے
اسکو جو دیکھ لو گے تو لذت اٹھاؤ گے
ساری برائیوں سے تمہیں یہ بچائے گی
دیکھو کلام پاک میں نور الٰہی ہے
جو حقکو مانتے ہیں وہ اسکو بھی مانیں گے
باطل کی اور حقکی تمیز اسمیں پاؤ گے
اخلاق نیک جتنے ہیں سب یہ سکھائے گی
اپنے معاملات کا حل اسمیں پاؤ گے
یہ رحمت خدا کا مجسم کلام ہے
تمکو مصیبتوں سے چھڑانیکو کہتا ہوں
لہ اجرت میں اسکی تمسے نہیں کچھ بھی مانگتا
تم خیر خواہ سمجھو مجھے اپنا بالیقیں
لہ۲ مجکو تمھاری بہتری منظور ہے وہاں
میں کہتا ہوں وہاں کی جہاں مر کے جاؤ گے
ناپاک دل نہ لیکے خدا کے لیے چلو
سوچو تو اسمیں میرا ہے کیا خاص مدعا
اعمال بد کو دیکھ کے میں تمسے کہتا ہوں
یہ ڈر ہے کہ چھیڑ تے دیتا نہیں مجھے

اور اسکی ذات پاک غفور و رحیم ہے
اور فضل و مہربانی کے کھولے ہیں اسمیں باب
کہتا ہوں صاف زندگی تازہ پاؤ گے
ظلمت کدہ کے ساکنو دیکھو یہ نور ہے
سب نعمتیں جو فانی ہیں وہ بھول جاؤ گے
انسان بنا کے تمکو خدا سے ملائے گی
بندوں کے سب کلاموں پہ غالب یہ آئی ہے
ڈرتے ہیں جتنے جو وہی قدر اسکی جانیں گے
باطل کو چھوڑ دو گے رہ حق پہ آؤ گے
دنیا میں برتنے کے طریقے بتائے گی
تم اسپہ چل کے مشکلوں سے چھوٹ جاؤ گے
لو اس سے فیض اٹھاؤ یہ انعام عام ہے
آرام تمکو دیتا ہوں خود رنج سہتا ہوں
حق پھیل جائے اور نہیں کچھ میں چاہتا
میں جھوٹھ لوگو حق پہ تو کچھ باندھتا نہیں
حق کے سوا کوئی نہیں یارے جہاں
بندو خدا کے جا کے وہاں شرم اٹھاؤ گے
چاہو اگر نجات قیامت سے تم ڈرو
اپنے لیے میں تمسے نہیں کچھ بھی چاہتا
لہ۳ اللہ کے عذاب سے خائف میں رہتا ہوں
اللہ نے چھیڑ رہنے کو بھیجا نہیں مجھے

لہ قُلْ مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا اے نبی کہہ کہ میں اسکے عوض میں تمسے اجر نہیں مانگتا مگر صرف یہ کہ جو شخص اپنے پروردگار کیطرف راہ چاہے وہ اختیار کرے۔ لہ۲ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ اور پیروی کرو اس بہتر بات کی جو تمھاری طرف اتاری گئی ہے پہلے اس سے کہ تمکو ناگہانی عذاب آجاوے اور تم بیخبری یا غافل ہو۔ لہ۳ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ میں تمھارے حق میں ایک بڑے دن کے آنے والے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

تم اپنے کام میں مجھے سرگرم پاؤگے
اس کام میں کبھی نہ مجھے نرم پاؤگے
میری مخالفت سے جو مجھکو ستاؤگے
میں صاف صاف کہتا ہوں تم مار جاؤگے
سچی کتاب کہتی ہے میں غالب آؤں گا
جو حکم حق ہو مجھکو سنائی میں جاؤں گا
گر اس کتاب پاک پہ ایمان لاؤگے
جنت میں تم ہمیشہ کا آرام پاؤگے
تم اپنے کفر سے جو نہیں باز آؤگے
دوزخ کے کتنے پنکے بہت دکھ اٹھاؤگے
لوگو کلام حق کی ہو تم شان سن چکے
اپنے خدا کا نام ہو رحمن سن چکے
پیارے نبی کی اپنی بھی سن لی ہے تمنے بات
حکم خدا کے ماننے میں آپکے ہے نجات
قرآن تم پڑھا کرو اب رکھکے شوق سے
حکموں پہ غور کرکے عمل کرلو ذوق سے
جب سوچکر پڑھوگے مزہ تب اٹھاؤگے
نیکی ملیگی اس سے جو الفت بڑھاؤگے

غزل

مسلمانو یہ کیا ہے رب کا احساں
کہ بخشا انکو رحم اپنے سے قرآں
سوائے حق کے کرتا کون یہ فضل
بچائی رحم سے ہے جان انساں
دل وجاں سے عمل جس کا ہو اسیر
یقیں ہے مشکلیں سب ہونگی آساں
نہ کرتا رحم گر حق کون کرتا
بھلا اس کے سوا ہے کون رحماں
شریعت ہے یہ ہی سچی ہماری
مقابل رکھ کے کرلو اسکی پہچاں
خردمندوں نے پہچانا ہے اسکو
نہ ہو پہچان جسکو ہے وہ ناداں
کلام فیض ہے لوگو عزیزو
اٹھالو فیض بن جاؤ نہ انجاں
پڑھے جاؤ کہ شوق دل بڑھے گا
جو چھوڑو گے تو حاصل ہوگا نقصاں
کسی واقف سے گر قرآں کو سن لو
تو کیا ممکن ہے ہو جاؤ نہ قرباں

نماز (۲)

مسلمانوں میں خدا کی عبادت کا طریق نماز ہے جس سے بڑھ کر کوئی طریق نیاز نہیں ہے اور اسکے

سلہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَادُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ کُبِتُوْا کَمَا کُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَا اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ بیشک جو لوگ خلاف کرتے ہیں اللہ کا اور اسکے رسول کا ہلاک کیے جائیں گے جیسے ہلاک کیے گئے وہ لوگ جو انسے پہلے تھے اور ہمنے بیشک کھلے کھلے احکام اتارے ع وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ وَمَنْ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبْہُ عَذَابًا اَلِیْمًا جو کوئی فرمانبرداری کرے گا اللہ کی اور اسکے رسول کی اللہ داخل کریگا اسکو بہشتوں میں جنکے نیچے نہریں چلتی ہیں اور جو کوئی روگردانی کریگا اسکو دکھ دینے والا عذاب کریگا

واسطے دن رات میں پانچ وقت مقرر ہیں۔ صبح ظہر عصر مغرب عشاء ، پ۱۔

بندوں کا جو خدا ہے وہ بندہ نواز ہے — حق سے وسیلہ پانے کا عزت نماز ہے
جتنے بڑے ہیں سب سے بڑی پاک ذات ہے — سب ہو بڑیکا پاس بڑی نیکیات ہے
ہے وہ ہزاروں نعمتیں دیرات بخشتا — صحت جو اک زندگی اسکی ہے سب عطا
دیرات اپنے کام میں جو چیز لاتے ہیں — اصل اسکی دیکھو گر تو خدا سے ہی پاتے ہیں
یہ آب و دانہ جینے کا جس سے ہے یہاں مدار — اور گھاس پات اگتا زمیں سے ہے بیشمار
دنیا کی چیزیں نکلی ہیں اس مردہ خاک سے — جب حق نے اسکو زندہ کیا آب پاک سے
گر فضل و مہربانی کا پانی نہ برس جائے — اپنی بقا کی مایہ کو انسان ترس جائے
قدرت نہ رکھے ایک بھی وہ چیز لانیکی — سوچو عزیزو بات یہ کیا ہے ٹھکانیکی
ہیں چند روزہ زندگی میں دیکھتے یہ بات — کرتا سلوک ہمسے ہے گر کوئی نیک ذات
گردن پھر اسکے آگے اُٹھاتے نہیں کبھی — احسان اس کا دل سے بھلاتے نہیں کبھی
محسن سمجھنا اسکو سمجھتے ہیں مردمی — احسان بھول جائیں تو کہتے ہیں سب دنی
دنیا کے حاکموں کو دیا جتنے اختیار — وہ نوکروں کو دیتے ہیں تنخواہ ماہوار
پھر نوکر ان کے حکم سے سر پھیرتے نہیں — تعمیل اُن کے کہنے کی کرتے ہیں بالیقیں
اُن کے سمنے یہ کہتے ہیں حاضر ہوں حضور — اور ہاتھ باندھے جا کھڑے ہوتے ہیں بالضرور
تعمیل حکم کے لیے سب دوڑے جاتے ہیں — خوشنودی مزاج کے پروانے پاتے ہیں
انعام انکو ملتا ہے خلعت وہ پاتے ہیں — یہ اسلیے کہ انکی وہ خدمت اُٹھاتے ہیں
عزت یہ چند روزہ کے رکھتے ہو تم یقیں — عزت جو دائمی ہے وہ پاؤگے یا نہیں
آؤ تمھیں خدا سے وہ عزت دلائینگے — گردن خدا کے آگے تمھاری جھکائینگے
محسن بڑا ہے سب سے جو خالق تمھارا ہے — احسان اس کا ایسا ہی جو سب سے بالا ہے
فطرت میں جسنے آدمی کی عجز ڈالا ہے — اس نے نوازنے کا طریق اک نکالا ہے
طاقت سے بڑھکے بوجھ نہیں ہے وہ ڈالتا — بندوں کو مہربانی سے ہے وہ سنبھالتا

لہ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا۔ ہم نے آسمان سے برکت کا بھرا ہوا مینہ اتارا اور اس پانی سے باغونکو سینچکر کھجور کے اونچے اونچے درختوں کو جنکے میوے تہ در تہ ہیں اُگایا جو رزق ہیں بندوں کے واسطے اور مردہ شہر کو اس پانی سے زندہ کردیا۔

فطرۃ میں آدمی کی بھرا جب نیاز ہے
فطرت کو کیوں بدلتے ہو منکر ہو کے نماز
گردن کشی سے دیکھو ذلت اٹھاؤ گے
قرآن میں اسکی آئی ہے تاکید بار بار
بدیوں سے یہ نماز تمھیں جب بچائیگی
خوشنودئ خدا کو اسی سے جب پاؤگے
دنیا کے محسنوں سے تو حق اسکا ہے بڑا
بے مانگے تم پہ فضل ہوا اسکا بے شمار
احسان حق کا شکر جو کرتے ادا نہیں
سب حاکموں کے حکم سے حکم اسکا ہی بڑا
دنیا میں مستقل کوئی حاکم نہیں رہا
حکم خدا کے سامنے سر پھینکنا پڑا
روکا ہے کسنے سر پہ قضا جبکہ آگئی
ان حاکموں کا بندوں کو ہے اسقدر خیال
دن رات فکر کار میں مصروف رہتے ہیں
ہر وقت ڈر یہی ہے کہ ہووے نہ کچھ عتاب
اس زندگیئے سہل کو دشوار کر دیا
رحم خدا ہو بندوں کی جان عزیز پر
اس رحم کو جہان میں اسلام لایا ہے
فطرت کا آدمی کی تقاضا ہے یہ سدا
کچھ کام کرکے جبکہ طبیعت اچٹ گئی
خالق نے رحم کرکے بتایا یہ قاعدہ
انسان کو بلا لیا اپنے حضور میں
مالک کی یاد کرتے ہی تسکین آگئی

خالق سے ہوتا اسلیے حکم نماز ہے
جھکنا نہیں ہے کیوں یہ تمھارا سر نیاز
اس امر کے خلاف جو باتیں بناؤ گے
انعام کا بھی دینا ہے وعدہ وہ کردگار
اور آخرت میں تمکو معزز بنائے گی
پھر کیوں خوشی سے اسکو بجا تم نہ لاؤ گے
جسنے تمھیں حیات کا جامہ عطا کیا
اور اب بھی ہوتا رہتا ہے احسان بار بار
مالک کی بندگی ہو کے یہ حرکت روا نہیں
حاکم ہے وہ بڑا جسے تم کہتے ہو خدا
حکم اپنا چند روز چلا کر وہ چل دیا
حکم اسکا جبکہ آگیا حکم اپنا اٹھ گیا
سب اختیار چھن گئے اور جان نکل گئی
ٹلجائے ان کا حکم بھلا ہے یہ کیا مجال
تعمیل اسکی کرتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں
محنت میں ان کی وہ کھاتے ہیں پیچ و تاب
جسم اور روح دونوں کو بیمار کر دیا
ہووے اگر مدار ذرا بھی تمیز پر
ہاں جسم و روح پہ رحم کا ذمہ اٹھا لیا ہے
محنت جو سخت پڑ گئی انسان تھک گیا
ایسی ملالت آئی کہ یک لخت ہٹ گئی
محنت کو سہل کرنے سے ہونا ہے فائدہ
پھر جان تازہ ہو گئی بھر کے سرور میں
پڑھ کر نماز جان بھی آرام پا گئی۔

*ط اَقِیمُوا الصَّلوٰۃَ اِنَّ الصَّلوٰۃَ تَنْہیٰ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ قائم رکھو نماز کو بیشک نماز بیحیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز مومنوں کی معراج ہے +

تقسیم پانچوقت کی دنرات میں ہوئی
دشواریوں سے کام کی جاں چھوٹ جائیگی
بندی خدا سے اپنا تعلق لگائیں گے
بیمار جسم و روح کو آرام ہو نصیب
مالک سے سرخرو ہوئے دنیا سے بہرہ ور
اللہ کیطرفسے یہ نعمت عجیب ہے۔
کرلو وضو کے پانی سے اب تازہ جان کو
جھک جاؤ آکے دوستو اُسکے حضور میں
منہ پاک کرلو بول کے اس پاک نام کو
یہ بندگئے حق ہے یہی بس نماز ہے
دقت عزیزو کون سی اسمیں ہے آگئی
غفلت کو چھوڑ ہوش نہیں ہو سنبھالتے
کیوں لوگو بھولے جاتے ہو کیوں کیا یہ بات ہے
ہر طرح کے نماز سے ہمکو مفاد ہیں
اپنا نفاقِ قوم سے دل پاش پاش ہے
ہر خیر خواہ قوم کی ہے آرزو یہی
جس دلمیں درد قوم کی ہے کچھ ذرا لگن
یکجا کرینگے قوم کو لکچر سنائینگے
جلسے کرینگے قوم کی ہمت بڑھائینگے
کوشش میں دردمند و نکو حق کرے کامیاب
برکت ہو اُس نبی کو جو اسلام لایا ہے
شدت سے ہمکو ہوتا جو حکم نماز ہے
مسجد میں جب اذاں کا ہو تقسیم اشتہار
دوڑے نماز کے لیے سب کام چھوڑکے
دربار حق میں جبکہ وہ دل صاف جائینگے
کچھ شک نہیں اخوتِ اسلام آئیگی
دنرات پانچ بار جماعت میں جائینگے

حکمت عجیب اسمیں مریحان ہے یہی
حاصل رہے گی تازگی آرام پائے گی
پڑھ کر نماز قوت تازہ کو پائیں گے
صحت ہی ایسی دیتا کوئی دنیوی طبیب؟
یادِ خدا ادھر ہو تو دنیا کا کام اُدھر
اسلام والو آؤ یہ رحمت قریب ہے
اور ہاتھ باندھے یاد کرو حق کی شان کو
رکھدو سر نیاز نہ آؤ غرور میں
اور فارغ ہو چکو تو چلے جاؤ کام کو
کوئی بھی اس سے بڑھ کے طریق نیاز ہی
تمکو نماز پڑھنے سے جو ہے ہٹا گئی
رحمت کو تم ہو عذر و بہانہ سے ٹالتے
دیکھو عزیزو دیکھو یہ آبِ حیات ہے
اسکو بجا جو لائیں تو پھر شاد شاد ہیں
اور اتفاقِ قوم کی ہمکو تلاش ہے
یکجا یہ جمع ہونیکی صورت بنے کوئی
اُسکی یہ آرزو ہے کہ قائم ہو انجمن
باتیں جو فائدہ کی ہیں انکو بتائینگے
اسلام والے شوکتِ اسلام پائینگے
حاصل ہو اُنکو بارالٰہا کلیدِ باب
اس نے بھی انجمن کا طریقہ بتایا ہے
قوم اتفاق سیکھے یہی اسمیں راز ہے
بس دیکھتے ہی اسکو مسلمان دیندار
اک صف میں جا کھڑے ہوں سبھی یادِ حق کریں
اور بندگی حق کو بجا دل سے لائیں گے۔
برکت کو اتفاق کی سب قوم پائے گی
اس انجمن سے کیوں نہ پھر اخوان بن آئینگے

غزل

ای انجمن کے عاشق دلدادہ ہو کہاں
ای بہتری قوم پہ آمادہ ہو کہاں

اس انجمن کی آپ ترقی کر لیجئے
اور قوم کو نماز کی رغبت دلائیے

مسجد میں پانچوں وقت بصد شوق آئیے
اور بہتری قوم کی باتیں بتائیے

اہل محلہ واقف اغراض ہوینگے
دلکی کدورتوں کو وہ اسطرح کھوئینگے

روز جمعہ کو مسجد جامع میں آئیے
بعد نماز قوم کو لکچر سنائیے

یوں ذکر خیر کیجئے گا دھوم دھام سے
اور حق کے پاس جائیے گا نیک نام سے

خیر القرون میں شوکت اسلام اسی سے تھی
اور بہتری قوم کی راہ ایک یہی ہے یہی

سب مشغلوں سے کاموں سے بڑھ کر نماز ہے
یاد خدا کے واسطے بہتر نماز ہے

حق انکو پیار کرتا ہے پڑھتے ہیں جو نماز
موجب رضائے حق کا سراسر نماز ہے

حکم خدا کا ماننا بندوں پہ فرض ہے
اور خاص حکم خالق اکبر نماز ہے

راہ خدا میں رکھتے قدم جو ہیں صدق سے
ان کے لیے فقط یہی رہبر نماز ہے

ہنگامہ سوال ہو جب حشر میں بپا
پوچھیں گے جسکو پہلے وہ داور نماز ہے[له]

اسلام اور کفر کی پہچان ہے یہی
مومن کا شغل دیکھو گے اکثر نماز ہے

تمغائے مومنین تو ظاہر میں ہے یہی
اسلام کی علامت اظہر نماز ہے

مالک کا بندہ ہونیکی بھی شرط ہے یہی
سچ پوچھیے تو بندہ کا جوہر نماز ہے

کیوں بھاگتا پھرتا ہے تو ای بندۂ خدا
بندہ تو بنتا کیوں نہیں پڑھکر نماز ہے

شیطان سے بچانیکو مومن کے ہے حصار
اسلامیوں کا حرز مقرر نماز ہے

گردن پھرائیں حق کی اطاعت سے کسطرح
لازم بحکم حضرت داور نماز ہے

(۳) زکوٰۃ (۳)

مسلمانوں میں مال سے ہمدردی کرنے اور مسکینوں یتیموں کی خبر گیری کرنے کے فنڈ کا نام زکوٰۃ ہے اور جس شخص کے پاس عہ ایکسال کے اختتام پر بچ رہیں وہ اسلامی شریعت کی روسے صاحب نصاب اور غنی ہے چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینا اسپر فرض ہو گیا۔ مسلمانوں میں یہ عبادت مالی عبادت ہے جس حکم نے عہ سالانہ بچت والے پر اپنے اسلامی لائق امداد بھائیوں کی مدد کرنا فرض کر دیا ہے بڑے بڑے مالداروں کا کیا ذکر ہے۔

دنیا کے جاہ و مال میں رتبہ ہمیں ملا
اور فضل حق سے ہم پہ ہوئی رحمت خدا

له بَیْنَ الْعَبْدِ بَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ - یعنی رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے بندہ ترک نماز سے کفر کے قریب ہو جاتا ہے۔

خالق کی مہربانی سے بندہ غنی ہوا
طاقت نہ تھی ضعیف کو ہرگز کمائی کی
معلوم تھا نہ اپنا اسے نفع اور ضرر
جتنے قویٰ تھے سب تھے معطل پڑے ہوے
دنیا میں جس قدر یہ بنے پھرتے ہیں امیر
گر غور کر کے دیکھیں وہ اس پہلے حال کو
سمجھیں گے سب ملا ہے یہ فضل خدا سے
بخشی خدا نے بندہ کو جب طاقت و توان
حق نے غریب بندہ کو ذہن رسا دیا
کسب کمال کی اُسے توفیق کی عطا
بندوں پہ اپنے حق نے دیا اسکو افتخار
دولت خدا کی داد سے پھر عام آگئی
دیکھا خدا نے بندہ کو اتنا جو بہرہ ور
ایسا نہ ہو کہ مال سے اُلفت بڑھائے یہ
حکم زکوٰۃ اُس نے بتاکید پھر دیا
اے مال والو تمنے جو دولت کو پایا ہے
مسکین بھائیو نکا بھی حصہ نکالیو۔
اک سال بعد تم پہ یہ ہے فرض لازمی
دیوے زکوٰۃ تم میں جو اہل نصاب ہے
باون روپے کا نقد جسے سال پر بچا
حکم شرع سے ہوتا ہے اہل نصاب سے
اہل نصاب تم میں ہوا جو وہ ہے غنی
دولت سے تم جو بڑھ کے محبت لگاؤ گے
رکھو گے گر یتیموں غریبوں کا تم خیال
گر بندگان حق پہ یہاں رحم کھاؤ گے
مسکینوں اور غریبوں کو رکھو شریک مال
رکھو غرض نہ محض تم اپنی ہی ذات سے

پیدا ہوا تھا جب تو تہیدست محض تھا
رکھتا تھا کچھ خبر نہ خدا کی خدائی کی
اسباب زندگی کی نہ تھی اسکو کچھ خبر
اور بے بسی سے عضو تھے یکسو دھرے ہوے
خوش ہیں کہ انکے پاس ہے مال و زر کثیر
اور سوچیں بعد مرگ پھر اپنے مآل کو
یہ مال اور متاع ہے اسکی عطا سے
رحم خدا سے پھولے پھلے اسکے جسم و جان
کوئی ہنر سکھا کے تونگر بنا دیا
کس بے کمال جس سے عزیز جہاں ہوا
دنیا میں اس کا سب سے بڑھا جس سے کاروبار
کوشش جو کی خدا سے وہ انجام پا گئی
منظور حق ہوا یہ شجر لائے کچھ ثمر
حق بھول کر نہ دائمی نقصان اُٹھائے یہ
ہر مالدار کو یہ ہوا حکم برملا
ہمنے تمھارے مال میں یہ حق لگایا ہے
اس مال سے عزیزو نکو اپنے سنبھالیو
یہ فرض اُسپہ خاص ہے جو تم میں ہو غنی
از روئے حکم شرع یہ ہوتا حساب ہے
اور آٹھ آنے اسپہ بھی زائد ہوں ماسوا
چالیسواں وہ نقد کا حصہ ادا کرے
کرنا ادا زکوٰۃ کا ہے اسکو لازمی
اس فرض کو زکوٰۃ کے تم چھوڑ جاؤ گے
الفت ہو دل میں مال کی یہ بات ہے محال
دولت کو آخرت میں نفع مند پاؤ گے
اس مال کو بناؤ نہ تم جان کا وبال
مسکین بھائیو کی خبر لو زکوٰۃ سے

مقصود ہیں جو اپنی تن آسانیاں یہاں
آئینگی تمکو سخت پشیمانیاں وہاں

یہ مال آخرت میں نہ کچھہ کام آئے گا
وہاں مالدار ہونا نہ کچھہ پوچھا جائے گا

کام آئیگا وہی جو یہاں دیکے جاؤگے
مسکین بھائیونکو جو دوگے دلاؤگے

اسلام کا یہ حکم بھی برکت کا ہے سبب
گر اسپہ ہو عمل تو سنور جائے قوم سب

ہر وقت مفلسی کی جو ہے قوم میں پکار
اور خیر خواہ قوم ہیں چندہ کی خواستگار

چندہ تو ہمپہ فرض ہوا ہے قدیم سے
یہ رسم بھی چلی ہے رسولِ کریم سے

اُمت کو چلنا چاہیے حکم رسول پر
کرنا ادا زکوٰۃ کو طرزِ قبول پر

سنت چلائیں ہم بھی تو آؤ رسول کی
جسطرح سے زکوٰۃ اُنھوں نے وصول کی

ہم میں امیر جتنے ہیں سب لائقِ زکوٰۃ
وہ بہتری قوم کی سب ملکی سوچیں بات

مالِ زکوٰۃ کو وہ بہم ایک جا کریں
قومی ضروریات کو پورا کیا کریں

سب کام راست قوم کے ہوں اس سے برملا
قائم رہیگا قوم کا یہ فنڈ اک سدا

اسلام کا بڑا یہ مبارک رفیق ہے
اسلامیوں کے بڑھنے کا یہ اک طریق ہے

یہ ایسا اک خزانہ ہے جسمیں کمی نہیں
وہ کونسی ہے بات جو اس سے بنی نہیں

گر قوم کی توجہ کا یکجا ظہور ہو
افلاس اس زکوٰۃ سے یک لخت دور ہو

غریبوں کی کرو حاجت روائی
رہِ حق میں لگاؤ کچھہ کمائی

امیروں کو دیا حق نے زر و مال
مگر یہ بات بھی اُن کو بتائی

زکوٰۃ اس مال سے اپنے نکالو
کہ مفلس کی بھی ہو عقدہ کشائی

سنبھالو اپنے مفلس بھائیوں کو
کہ رنج و غم سے ہو ان کو رہائی

توجہ گر کریں ذی قدر احباب
کرے دردر نہ قوم اپنی گدائی

کسیکو حق نے بخشا مال و دولت
فراغت ہر طرح کی اُس نے پائی

کوئی نانِ شبینہ کا ہے محتاج
نہیں ہوتی میسر ایک پائی

امیروں کی ہے اس میں آزمایش
کریں وہ آزمایش میں صفائی

زکوٰۃِ مال دیں وہ شکر کرکے
کریں مسکین کی حاجت روائی

کہاں ہو قوم کے ذی قدر لوگو
کہ قوم اب جان سے ہے تنگ آئی

زکوٰۃِ مال دو یہ حق ادا ہو
نہیں اچھی تمھاری کج ادائی

یہ قومی بھائیوں کا حق ہے تم پر
یہ خدمت حق نے ہے تمپر لگائی

سنور جائے یہ بگڑی قوم بیشک
جو بنجائیں امیر اس کے فدائی

روزہ (۴)

مسلمانوں میں بھوکھ اور پیاس کی تکلیف سے نفس انسانی کی اصلاح کرنے کے قاعدہ کا نام روزہ ہے، جو بدنی عبادتوں میں سے ایک عبادت ہے جسکے واسطے سال میں ایک مہینہ خاص مقرر ہے جو اسلامی بارہ مہینوں سے نوواں ۹ مہینہ رمضان خیر ہجینکے نام سے موسوم ہے ✠

انسان کا وجود مرکب وجود ہے
جو لوگ اپنے جسم کی حالت میں جانتے
پاتے ہیں مختلف وہ قویٰ کے ظہور کو
گر قہر اکطرف ہے تو ہے رحم اکطرف
گر حرص ہے تو صبر کا ہونا ضرور ہے
سیری سے پیٹ بھرنے کی شہوت پرستیاں
ہر وقت کھانے پینے کی حیوانی عادتیں
جتنے قویٰ بہیمی ہیں اُٹھتے ہیں زور پر
انساں میں مختلط جو ہوئے مختلف قویٰ
گر ایک ہی طرف کو طبع اپنی آگئی
حیوانی قوتوں کو ذرا راہ جو مل گئی
شیطان نفس کو جو ذرا شاد کر دیا
ہر وقت ہے ہماری تباہی کی گھات میں
غالب کے زیر کرنیکو تدبیر چاہیے
اصلی سبب اُبھرنے کے اسکو ہیں سب عیاں
لقمے کھلا کے نفس کو موٹا نہ کیجیے
جو شخص احتیاط سے دن رات کھائے گا
گر پیٹ ٹھونس ٹھونس کے کھانیکو کھاؤ گے
جب پیٹ کس کے خوب ہی کھانے سے بھر لیا
کامل کیا جو دین کو رحمت قدیم سے
بھیجا حکیم روح کی امراض کے لیے

اس جسم میں ہی اپنا زیاں اور سود ہے
اسباب کو ضرور وہ ہیں ویسے مانتے
اک جسم میں ہیں دیکھتے رنج اور سرور کو
سچا یقین ہے اکطرف وہم اکطرف
گر طمع ہے تو نیز قناعت کا نور ہے
حرص و ہوا کے بندوں کی چالاک دستیاں
انسان سے کراتی ہیں کیا کیا شرارتیں
انساں بگڑتا ہے تو اُنھیں کے ہی شور سے
اثر اُن قویٰ کا جسم میں پھر مختلف ہوا
باقی قویٰ کے اثر کو یکسو ہٹا گئی
انسانیت کی دیکھلو بنیاد ہل گئی
اس نے صفات نیک کو برباد کر دیا
دل کھینچتا ہے آدمی کا بات بات میں
شیطاں کے قید کرنیکو زنجیر چاہیے
اصلی سبب کے روکنے سے ہوگا ناتواں
عیش اپنا چھوڑ اسکو ذرا بھوکھ دیجیے
نفس اس کا ڈھیلا ہو کے رہ راست پائیگا
یہ یاد رکھو بات نہ حکمت کی پاؤ گے
دل پر پڑا وہ بوجھ کہ پتھر سا دھر لیا
روزہ ہمیں عطا ہوا فضل کریم سے
نسخے ہر اک مرض کے عنایت اسی کیے

بدہضمیوں سے ہوتا فساد مزاج ہے
جسم اور روح کیواسطے اکسیر ہے یہی
بد مستیاں نفس کی یہ روزہ چھڑائیگا
حق کے لیے جو روزہ کی عادت بڑھاؤگے
روزہ کو جو رفیق تم اپنا بناؤگے
آرام کے جو بندے ہیں رہتے ہیں بےنصیب
محنت کے عادی جو ہیں یہی تندرست ہیں یہ
اقبالمند کرتی ہے ان کو جفا کشی
محنت سہارنا تمھیں روزہ سکھائیگا
اے روزہ دار سن تو خوشی ہے یہ راست خبر
صابر کے حق میں ہو چکا حق کا ہے یہ خطاب[1]
روزہ کو خاص حق کے لیے جو نبھائیگا
جتنے گذر گئے ہیں بزرگان دیندار
خاصان حق تو پیٹ کو بھرتے نہیں کبھی
سنت ہے انکو حق سے جو کھاتے ہیں کم طعام
جو لوگ کم خوراک ہیں وہ باکمال ہیں
پاکیزگی روح کا جنکو خیال ہے۔
تر لقمے کھا کے جسم کو فربہ بنا لیا
بے قابو ہوکے طبع بھی بیباک ہوگئی
خاصان حق تو رہتے ہیں ہر وقت روزہ دار
بیفائدہ زبان ہلاتے نہیں کبھی۔
آنکھوں کو روکے رہتے ہیں وہ دید غیر سے
کانوں پہ ماتھا رکھتے ہیں سننے سے ذکر بد

یہ روگ دور کرنیکو روزہ علاج ہے
شیطاں کے قید کرنیکو زنجیر ہے یہی
اور پاک صاف کرکے خدا سے ملائیگا
اخلاق حق کے نور کو تم دل میں پاؤگے
دیدار حق کی دوستو لذت اٹھاؤگے
بیمار و کسلمند ہیں محتاج ہر طبیب
دنیا و دیں کی کام میں چالاک و چست ہیں
غفلت کے مارے بندوں کو رہتی ہے مفلسی
اے دوستو تمھیں یہ جفاکش بنائیگا
فرماتے ہیں رسول کہ روزہ ہے نصف صبر
اسکو ملیگا اجر جو ہوویگا بےحساب
بدلا جناب حق سے وہ خاص اس کا پائیگا
وہ کم خوراک کھاتے تھے اکثر تھے روزہ دار
دانستہ روزہ ترک وہ کرتے نہیں کبھی
نور صفات حق سے منور ہیں وہ تمام
اور روزہ رکھنے والے فرشتہ خصال ہیں
ان سے تو جسم ظاہری پلنا محال ہے
شہوت کے سخت بھوت کو سر پر چڑھا لیا
بدمستیوں میں روح بھی ناپاک ہوگئی
ہر ایک عضو کے لیے روزہ ہے چوبدار
منہ سے وہ بد کلام سناتے نہیں کبھی
پانے نہیں سرور وہ ناحق کی سیر سے
سچا کلام سنتے ہیں پڑھتے بشد و مد

[1] کل عمل ابن ادم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالہا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ تعالی الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی + ابن آدم کا عمل ہر ایک نیکیوں کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھاتا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے مگر روزہ۔ جو کہ میرے واسطے ہے اسیلیے اسکا بدلہ میں خود دونگا آدمی ترک طعام و شہوت خاص میرے واسطے کرتا ہے +

کرتے ہیں کب گرفت وہ بیجا و ناروا
پاؤں سے غیر راہ پہ چلتے نہیں کبھی
فرمانِ[۱] یاد رکھتے ہیں پیارے رسول کا
اُلفت ہے اُنکو بس کہ طریقِ رسول سے
یوں چند روزہ زندگی کرتے ہیں وہ تمام
افسوس کہ آج زمانہ کا حال ہے
بیدینیاں ہیں پھیلی جہالت سے چارسو
کم ہمتی سے ہوتی ہے تکلیف ناگوار
حیوانی خواہشات کے مغلوب ہوگئے
اللہ کے غضب سے انھیں ڈر نہیں ہا
محروم اپنے رحم سے تونے نہیں کیا
رحمت یہ تیری بندوں کے مالک ہے صاف صاف
زحمت سفر کی ہووے تو روزہ قضا کرے
ایمان اپنے ہوگئے کمزور اس قدر
غفلت سے حکم حق کو جو لاتے نہیں بجا
خوفِ خدا نہیں ہے جو دوزخ کا ڈر نہیں
صادق امین ہو جو محمدؐ کو جانتے
فرماتے[۲] ہیں کہ خوشیاں ہیں دو روزہ دار کو
پہلے تو اسکو روزہ کے افطار کی خوشی
اسلامیو عزیزو نہ اب ہچکچایئے

ہاتھوں کو احتیاط سے رکھتے ہیں وہ بجا
عق ہو جہاں وہاں سے وہ ٹلتے نہیں کبھی
کرتے نہیں امانتِ روزہ میں وہ خطا
کرتے ادا ہیں اسکو وہ طرزِ قبول سے
اسطرح سے نہیں ہے مگر حالتِ عوام
لوگوں کو فرض روزہ بھی رکھنا محال ہے
رمضان کے مہینہ میں کھاتے ہیں روبرو
فرضِ خدا کو چھوڑ رہے ہیں بنے گناہگار
رحمان کو چھوڑ بندۂ شیطان وہ بنے
اسلامیوں کو ہائے خدا کیا یہ ہوگیا
روزوں کا حکم سال میں ہے ایکماہ کا
بیمار اور ضعیف مسافر کو ہے معاف
اسپر بھی بندہ حق سے نہ شرم و حیا کرے
خوفِ خدا نہیں ہے رہا ہمکو ذرہ بھر
گویا خدا سے ہمکو تعلق نہیں رہا
دربار حق کی حاضری زیر نظر نہیں
کیوں ویسے بات انکی نہیں تم ہو مانتے
مژدہ ہے جانفزا بتوجہ اسے سنو۔
اور دوسرے خدا کے ہے دیدار کی خوشی
حکمِ رسول سُنکے بجا اسکو لایئے

[۱] رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ روزہ امانت ہے۔ پس چاہیے کہ تم میں سے ہر کوئی امانت کی حفاظت کرے اسکے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا اللہ فرماتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہونچاؤ۔ پھر آپؐ نے اپنے دست مبارک کو کانوں اور آنکھوں پر رکھا اور فرمایا کہ کان سے سُننا اور آنکھ سے دیکھنا امانت ہے۔ ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی تم میں سے لڑائی کرے تو تم اسکو کہدو کہ میں روزہ دار ہوں یعنی میں نے اپنی زبان کو امانت رکھا ہے اور اسکی حفاظت کرتا ہوں ÷

[۲] للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ روزہ دار کے واسطے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی اپنے پروردگار کی ملاقات کے وقت ÷

ہاں روزہ رکھیے شادی افطار کیلیے
تیار ہو کے بیٹھیے دیدار کے لیے

جب آخرت میں رب سے ملاقات ہوگئی
قصہ تمام ہوگیا طے بات ہوگئی۔

اسلامیوں پہ فضل خدا بیشمار ہے
حقدار رحم بندۂ خدا منکسار ہے

فرمانبری خدا کی ہے بندہ کو لازمی
جو چاہے حکم دیوے وہ ذی اختیار ہے

مولیٰ کو اپنے بندوں پہ شفقت کی ہو نظر
رحمت کے منتظر تو وہاں انتظار ہے

مالک کو اپنے بندہ سے نسبت ہے رحم کی
فضل و کرم ہے جسپہ وہی رستگار ہے

فیض کرم کے لینے کو دل بھی تو چاہیے
نعمت کے بخشنے میں وہاں کب اُدھار ہے

حق نے عبادتوں کے طریقے بنائے ہیں
مخلوق کی بھلائی کا انپر مدار ہے

روزہ بھی اک طریق عبادت ہے دوستو
نعمت سے مستفید ہے جو روزہ دار ہے

منعم کی بات مانو رہِ حق پہ چل پڑو
پھر لو نزولِ نعمت پہ مددگار ہے

روزہ سے ہمکو حق کی ملاقات ہے نصیب
مومن کے دلکو روزہ سے الفت ہے پیار ہے

حج (۵)

ایک خدا کے ماننے والی قوم اسلام پیروان دین ابراہیمیؑ کی توجہ کا مقام توحید کے قدیمی عاشقوں اور سچے خداپرستوں کی یادگار حضرت ابراہیمؑ کے نقش قدم پر چلنے والوں کی پہچان کا نشان بیت ایل یا بیت اللہ۔ دنیا میں سب سے پہلا خدا کا گھر یعنی خانہ کعبہ ہے جو شہر مکہ میں ناف زمین پر واقع ہے جس گھر سے ہدایت یعنی توحید اسلام کا چشمہ اُبلا۔ اُس گھر کی زیارت یا ملاقات کے طریق کا نام حج ہے جو اسلامی عبادتوں میں سے ایک عبادت ہے ؛

دنیا میں یادگار عزیزاں کا ہے خیال
عزت کا نام پاتے ہیں دنیا میں باکمال

اور لوگ فیض پاتے ہیں انکے کمال سے
گمنام وہ تو ہوتے نہیں انتقال سے

اقبال جنکا ہوتا ہے دنیا میں اور جلال
حق جنکو بخشتا ہے یہاں عزت و کمال

نام انکا نقش ہیں سب یادگار سے
اعزاز نام پاتے ہیں وہ روزگار سے

نام اُن کا لوح دل سے مٹاتا نہیں کوئی
اور کارنامے ان کے بھلاتا نہیں کوئی

انسان جو کہ گذرے ہیں دنیا میں نامور
نقش ان کے کندہ ہوگئے لوح زمانہ پر

دنیا میں حق پرستوں کا روشن نشاں ہے ایک
سچ پوچھیے تو ملجائے کون و مکاں ہے ایک

دنیا میں سب سے پہلا خدا کا ہی ایک گھر — توحید کی وہ پہلی بنا ہے زمین پر
وہ جائے پاک ایک ہی حکم قدیم سے — مرجع موحّدوں کا ہے ربّ کریم سے
مکّہ کی سرزمیں میں مبارک مکان ہے — وہ کعبۂ شریف ہے واقف جہان ہے
اک عاشق خدا نے دعا کو اُٹھائے ہاتھ [1] — سنگ بنا کو اُسکے جو پہلے لگائے ہاتھ
دیواریں حق کے گھر کی اُٹھائیں جو چار سو — بیٹے کو کر شریکِ دعا کی یہ آرزو
ربّ علیم تو تو دعا پر ہے گوش دار — دنیا میں ہم بناتے ہیں یہ تیری یادگار
خدمت یہ اپنے بندوں کی منظور کیجیے — توحید کے مکان کو مشہور کیجیے
جنگل میں [2] یہ مکاں ہے تری یاد کے لیے — ویرانے سارے تو نے ہی آباد ہیں کیے
پروردگار اسکو بھی آباد کیجیو — میں نسل یہاں بساتا ہوں امداد کیجیو
رحمت سے اپنی انکو مسلماں بنائیو — دنیا و دیں میں عزت و شوکت بڑھائیو
اپنی عبادتوں کے طریقے ہیں سکھا — تو یہ قبول کر ہمیں بخشش تو کر عطا
نسلوں کے آپ کی یہ دعا حق کی قبول — رحمت کا اُس گھرانے پہ حق سے ہوا نزول

[1] وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔ اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل اس گھر کی بنیادیں اُٹھانے لگے تو پکارے ہمارے پروردگار ہمسے اسکو قبول کر بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے اے پروردگار ہمارے ہمکو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد سے بھی اُمت مسلمان پیدا کر اور ہمکو ہماری عبادت کے طریق دکھا اور ہماری توبہ قبول کر بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے ہمارے پروردگار کھڑا کر ان میں ایک رسول جو انھیں میں سے ہو تیرے احکام انھیں پڑھ سناوے اور کتاب و حکمت کی باتیں انھیں سکھاوے۔ اور انھیں پاک کرے بے شک تو زبردست حکمت والا ہے۔

[2] رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ۔ میرے پروردگار میں نے اپنی اولاد کو بے کشت و کار جنگل میں بسایا ہے تیرے بزرگ گھر کے پاس اے ہمارے پروردگار تیری نماز کے قیام کے لیے لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور میوہ جات سے ان کے واسطے رزق مہیا کر دے تاکہ یہ تیری شکر گذاری کریں ۔

پیدا کیا جہاں میں دعائے خلیل کو — وارثِ ملا خلیل کا ابن خلیل کو
قبضہ خدا نے دیدیا اس یادگار پر — توحید جس سے پھیلنی تھی روزگار پر
نکلا خدا کے گھر سے جو اک چشمۂ ہدیٰ — ناپاکیوں سے پاک ہوا خانۂ خدا
ہادی نے بت پرستی کی بنیاد دی ہلا — توحیدِ حق کا جھنڈا جہاں میں گڑا کیا
دادا نے جو بنائی تھی دنیا میں یادگار — پوتے نے اُسپہ پالیا قبضہ باقتدار
اُمت کو اُسکی بخشا مسلمان کا خطاب — کی عاشقِ خدا کی دعا یہ بھی مستجاب
اُمت پہ فرض ہو گیا حج یادگار کا — لازم ہے واں پہ جانا ہر اک مالدار کا
جلوہ خدا کی شان کا ہے ہر طرف عیاں — واں پر تو بت پرستی کا ممکن نہیں گماں
قائم بتوں کو توڑکے وہ گھر وہاں ہوا — گم واں سے بت پرستی کا نام و نشاں ہوا
بیشک وہ حق پرستوں کی اک یادگار ہے — اسلام کی وہ پہلی بنا استوار ہے
لازم ہے پاس واں کا مسلمان کے لیے — حج فرض ہے ترقیٔ ایمان کے لیے
سچے خدا پرست کی واں یاد آئے گی — توحیدِ حق کے نور کو واں جان پائے گی
حضرت کے جدِ پاک کی جائے نماز ہے — جھکتا وہاں پہ سجدہ میں فرقِ نیاز ہے
ہر سال حج کو قافلے بن بن کے جاتے ہیں — اس پاک سرزمین میں ڈیرے لگاتے ہیں
میداں میں جاکے حاضرِ دربار ہوتے ہیں — وہ یادگار دیکھ کے سرشار ہوتے ہیں
پھرتے ہیں گرد یادِ الٰہی کے شوق سے — لبیک کی صدائیں نکلتی ہیں ذوق سے
یکساں لباس واں ہے فقیر و امیر کا — تکبیر کی صداؤں سے میداں ہے گونجتا
اک عاشقِ خدا کی دعا کا ہے یہ اثر — جس نے بنایا یادِ خدا کا یہ پہلا گھر
اس کے طریق یادِ خدا کو ہیں پالتے — ہیں مسلمِ حنیف کی ملت سنبھالتے
واحد خدا کی یاد میں مشغول ہوتے ہیں — حج خاص نیک بندوں کے مقبول ہوتے ہیں

عزیزو یہ مبارک اک سفر ہے — سفر میں صورتِ فتح و ظفر ہے
عزیز و مال والو حج تو کر لو — نجات اپنی اگر زیرِ نظر ہے
عرب کی سرزمیں تم جانتے ہو — وہاں یادِ خدا کا ایک گھر ہے
خلیل اللہ نے اُس کو بنایا — ہمارا جو کہ پہلا راہبر ہے
رسولِ حق نے فرمایا ہے ہمکو — مری رہ راہِ ابراہیم پر ہے
محمد کے وہی ہیں جدِ امجد — یہ اُس نے دیا ہے وحدت کا گھر ہے
کہا یہ شرک سے بیزار ہو کر — مرا رب خالقِ شمس و قمر ہے

اسی گھر کی زیارت جا کے کرنا ہمیں فرمودہ خیر البشر ہے
یہی حج فرض ہے اُسپر عزیزو کہ جس کے پاس اپنا مال و زر ہے

یاد رکھنے کی باتیں

۱ محمد ہیں آخر زماں کے نبی اُنھیں حق نے کامل شریعت ہے دی
کبھی بر نہ آئے کوئی مدعا نہ جبتک ہو تعمیل اس شرع کی
جو محبوب حق ہونا چاہو عزیز تو محبوب حق کی کرو پیروی
۲ نفع گر اُٹھانا ہے قرآن سے پڑھو سادگی اور ایمان سے
جو ذی علم کہلانے کی حرص ہے تو رہ جاؤگے اسکی پہچان سے
پڑھوگے جو ایمان سے دل لگا تو الفت تمھیں ہوگی قرآن سے
۳ جو بندہ خدا کا ہو ایمان دار چلن نیک اور محنتی دین دار
تباہی خدا اُسکو دیتا نہیں زمانہ بھی کرتا نہیں اُسکو خوار
تباہ حال دیکھو کسی کو جو تم تو سمجھو وہ ہے عاصی کردگار
۴ تمھیں نیک ہونا جو منظور ہے تو نسخہ یہ آسان و مشہور ہے
کہ نیکوں کی صحبت کرو اختیار بدی یک قلم دل سے پھر دور ہے
جو نیکوں کی صحبت میں ہے بیٹھنا وہی فیض صحبت سے معمور ہے
۵ رسولِ خدا کا یہ فرمان ہے بہت فائدہ بخش انسان ہے
کہ صوم و صلوٰۃ حج و عمرہ جہاد عمل ان سے بڑھ کر اک آسان ہے
بتاتا ہوں میں گوش دل سے سنو وہ ماں باپ کے ساتھ احسان ہے
۶ رسولِ خدا کا ہے یہ قول بھی بڑی اک بزرگی ہے سب سے یہی
تو مل اُس سے جو تجھ سے ہووے الگ کہ مردِ خدا کی ہے یہ مردمی
جو محروم رکھے تجھے کوئی شخص تو انعام دے اسکو اور بن سخی
کوئی شخص تجھ پر کرے ظلم گر تو لذت چکھا دے اُسے عفو کی
بدی سے بدی کی جزا سہل ہے تو کر اُس سے نیکی کرے جو بدی
۷ زبردست انسان ہے بڑا نہیں اُسکی سختی پہ چون و چرا
وہاں کرنا برداشت آسان ہے کوئی سامنے ہے نہیں بولتا

عزیز اس کو کہتے نہیں ہیں صبر — نہیں صبر یہ فائدہ بخشتا
برابر ہیں جو لوگ یا کم قدر — کریں سخت باتیں جو وہ برملا
کرے انکی سختی کی برداشت جو — تو صابر وہی شخص کہلائے گا
لگائی کسی نے جو تہمت کوئی — کوئی جھوٹ الزام یا دیدیا
کسی کی شکایت کی پائی خبر — کسیکو جو غیبت بھی کرتے سنا
تو خوشنود رہے حق کا کرکے خیال — نہ رنج اس کا خاطر میں لائے ذرا
بہت گرچہ دشوار ایسا ہے صبر — مگر حق جسے کردے ایماں عطا
تو اس کے لیے صبر آسان ہے — وہ خوشنودیٔ حق بجا لائے گا
بہت تلخ معلوم ہوتا ہے صبر — ولیکن ہے پھل اس کا میٹھا بڑا
خداوند عالم نے انعام جو — عطا صابروں کے لیے ہے کیا
جھلک اسکی ذرہ اگر دیکھ لیں — تو کرنا ہو آسان پھر صبر کا

۸ بھلائی کرو تم جو انسان سے — تو برباد کردو نہ احسان سے
نہیں اسکو احسان رکھنا روا — بھلائی جو کرتا ہے ایمان سے
بھلا کرکے احسان جتاؤ نہیں — ثواب اس کا پاؤ گے رحمان سے

۹ جو کرنے پہ آؤ کوئی نیک کام — تو چھوڑو نہ ہرگز اسے ناتمام
سمجھلو کہ اب فتح یا موت ہے — جو ہو مستعد لکو لو خوب مقام
کمی بیشی ہمت کی انسان کا — گھٹاتی بڑھاتی ہے دنیا میں نام
بڑا آدمی ہے جہاں میں وہی — بڑی ہمتوں سے جو کرتا ہے کام
ہوئے ہیں جہاں میں وہی نامور — کہ ہمت ہوئی جن کے گھر کی غلام

۱۰ جہاں میں جو انسان بیکار ہے — یہ سمجھو کہ شیطان کا یار ہے
جو مشغول ہے نیکیوں میں سدا — تو شیطان کو اس سے کب پیار ہے
بہت کم ستاتا ہے شیطاں اُسے — وہ انسان جو بر سر کار ہے
جو کاہل نکما ہے بیٹھا ہوا — وہ شیطان کا خود طلبگار ہے
کرو ترک غفلت بنو کارکن — جو دنیا میں اقبال درکار ہے

۱۱ بنایا ہے انساں کو جب محنتی — تو محنت ہے اسکے لیے لازمی
جفاکش کو آرام کی آرزو — عزیزو یہ اچھی نہیں دل لگی
نکمے کسی دن کو ہو جاؤ گے — جو آرام سے تم کو الفت رہی

۱۲ نہیں ہوتی کاہل کی حاصل مراد — نہیں اسکو اقبال کرتا ہے شاد
جہاں میں کبھی تم نے دیکھا سنا — کسیکو بھی کاہل پہ ہو اعتماد
جہاں میں کہیں وہ فتح مند — کوئی نیک کام اسکے کرتا ہو یاد
ہمیشہ سے ناکام کاہل رہا — ہے ذلت تو بس اسکی اک خانہ زاد
عزیزو خدائی یہ قانون ہے — کہ کاہل ہمیشہ رہے نامراد
مصیبت زدہ اور مغموم ہے — وہ صحت کو بھی کہہ چکا خیر باد
سنو کاہلی ہے بلائے عظیم — نہ بھولے سے بھی تم کرو اسکو یاد
۱۳ چھڑاتی ہے محنت کو یہ کاہلی — طبیعت ہے رہتی ہمیشہ تھکی
جو کاہل ہوئے وہ اپاہج ہوئے — ہے بیماری تو انکے قدموں لگی
شکایت زمانہ کی کرتے ہیں وہ — کہا کرتے ہیں ہائے بدقسمتی
سدا ٹھنڈی سانسیں وہ بھرتے رہی — کٹی مشکلوں سے یوں ہی زندگی
کسی پر خفا ہیں کسی پر ہے شک — غرض سب سے بیزاری ان کو رہی
یہاں تنگ ہوئے کاہلی سے وہ تنگ — کہ بہتوں نے کی آخرش خودکشی
سدھارے وہ دنیا سے گمنام ہو — سزا کاہلی کی انھیں مل گئی
۱۴ ہے محنت کے پھل کی جو خواہش سدا — تو محنت سے پھر تو کیوں بھاگتا
یہ عالم ہے محنت کا عالم عزیز — یہاں پر ہے بیکار رہنا برا
کسیکی بھلائی ہو یا یادِ حق — غرض شغل سے دلکو مت تو ہٹا
یہ فرمودۂ حق ہے سن اے عزیز — کہ محنت تو کر دل خدا پر لگا
نہیں کاہلی اور غفلت کا وقت — یہاں کر تو محنت کہ پھل پائے گا
نہ کرنی پڑینگے جہاں محنتیں — وہ عالم تو ہے موت کے بعد کا
کرو صبر و ایمان سے انتظار — کہ محنت کا پھل واں پہ ملجائے گا
۱۵ جوانی میں نیکی کی عادت کرو — برائی جو ہو اسکو اب چھوڑ دو
بڑھاپے میں جو عادتیں پک گئیں — تو ممکن نہیں ترک وہ کر سکو
جواں ہیں وہی خوش نصیب آپکو — بری عادتوں سے بچاتے ہیں جو
۱۶ مسلمان سچا وہی ہے شریف — زباں اور دلکو جو رکھے نظیف
زباں سے کسیکو وہ گالی نہ دے — نہ ہاتھوں سے ہو وہ کسی کا حریف
مسلمان پر جو کہ سختی کرے — نہیں اسکو اسلام کہتا شریف

۱۷ ہمیشہ ہی سچ بولنا چاہیے — نہ منہ جھوٹ پر کھولنا چاہیے
کسی شخص سے ڈر کے اے دوستو — نہ سچائی کو چھوڑنا چاہیے
نہ ہووے بجز حق کسی کا لحاظ — نہ عہدِ خدا توڑنا چاہیے
۱۸ جو سچا وفادار مطلوب ہے — تو یہ آرزو عمدہ اور خوب ہے
مگر خود وفادار سچے بنو — کہ سچے کو سچا ہی مرغوب ہے

۱۹ اگر تم میں خود ہی نہیں ہیں صفات — تو خود دل تمھارا ہی معتوب ہے
ذرا سن تو قول رسول خدا — عمل کر کہ پائے گا اسکا مزا
وہ ہیں تین باتیں تو سن اے عزیز — قسم کھا کے فرماتے ہیں مصطفا
کہ صدقہ سے ہوتا نہیں مال کم — نہ افلاس اس سے کبھی آئے گا
جو بخشے گا تو دوسروں کے قصور — قیامت کو درجہ ملے گا بڑا

ئه فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب یعنی اور جب تو فارغ ہو تو محنت پر دل لگا اور اپنے پروردگار کی طرف راغب ہو۔

اگر آدمی کوئی مانگے گا بھیک   تو پھر مفلسی اسکو دیگا خدا
۲۰ قیامت کے دن یہ ہوگا سوال   کہ تھا عالم میں تمکو کیا کیا کمال
کتابیں کہاں تک تھی تمنے پڑھیں   بیاں میں رہا کیسا طرز مقال
وہاں پر تو پرسش ہے اعمال کی   جو اعمال اچھے تو اچھا مآل
۲۱ وہی علم انسان کو ہے مفید   کہ اپنی جہالت کی ہو جسمیں دید
رہے عاجزی اپنی زیر نظر   ہو واقف وہ عیبوں کا اپنے شدید
بھلا علم ایسے سے کیا فائدہ   نفس اور ہو جائے جس سے پلید
۲۲ گناہ میں جو دیکھو کوئی مبتلا   کوئی ہو برا کام یا کر رہا
تو خوش ہو جیو تم نہ ہرگز عزیز   ملامت سے تو نفس اپنا بچا
عجب کیا ہے تم اس گڑھے میں گرو   کہ جس میں وہ بدکار ہے گر پڑا
۲۳ خردمند جانو وہی آدمی   کہ نیت میں جسکی نہیں ہے بدی
جسے دوسروں پر گماں نیک ہے   بدی اس سے ہوتی نہیں ہے کبھی
سمجھتے ہیں سب اسکو ایماندار   نہیں اس سے کرتا کوئی پھر بدی
۲۴ جو کانوں میں پہونچے کوئی بدکلام   تو مشہور تم مت کرو اسکو عام
اگر کان سننے سے مجبور ہیں   زباں کو تو تم اپنی سکتے ہو تھام
کسیکی برائی کی پاکر خبر   کسی دوسرے سے نہ لو اسکا نام
۲۵ جو درکار ہے تمکو سچی خوشی   کرو خواہشوں سے دل اپنا تہی
اگر خواہشیں اپنی تم روک لو   تو پھر دیکھنا کیسی راحت ملی
اگر آرزو ہے کہ پوری ہوں سب   تو سچی خوشی تمنے برباد کی
۲۶ ہمیں چاہیے رکھنا یہ التزام   کہ ہوں عمر بھر سب پسندیدہ کام
عمل سب سے اعلی ہو جو وہ کریں   عبث فعل سے ہووے نفرت مدام
خدا سے جو صادر ہو پیغام موت   تسلی ہو اسوقت دلکو تمام
مریں جب تو ایسی خوشی سے مریں   کہ معذور پھر ہوں کیے نیک کام
خدایا ہو مومن کی آخر بخیر   اسی طرح سے جائیں سب نیک نام
اٹھیں نیک لوگوں میں انجام پر   ہمیں بھی ملے حصہ فیض عام
خدایا تو حامد سے کر یہ قبول   بحق محمد شفیع انام

تمت بالخیر